مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ گلبرگ اے ۰ فیصل آباد

علمی جواہر پارے
حضرت مولانا علامہ محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی
مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد
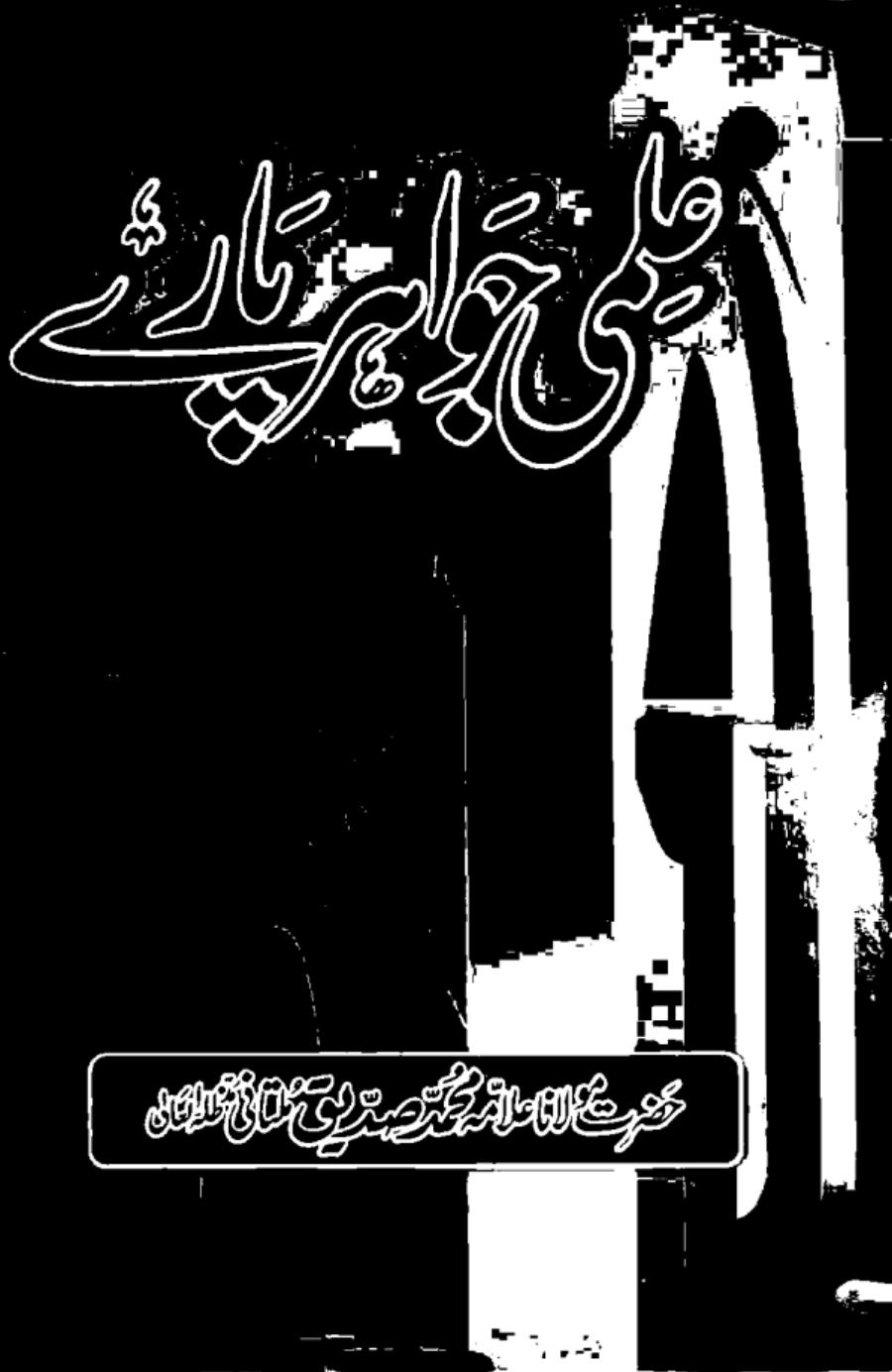
نوخیز مقررین کے لیے علمی و تحقیقی تقاریر کا گنجینہ

علامہ محمد صدیق ملتانی

خطیب مرکزی سُنّی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد

مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ گلبرگ اے ۰ فیصل آباد

نام کتاب	--------	علمی جواہر پارے
مصنف	--------	حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہٗ
تعداد صفحات	--------	۱۰۴
کمپوزنگ	--------	words maker Lhr.
تزئین واہتمام	--------	سید حمایت رسول قادری
تعداد	--------	۱۱۰۰
ناشر	--------	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
مطبع	--------	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	--------	36 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون 626046

پیش لفظ

موجودہ دور میں محقق علماء قابل اساتذہ اچھے قراء اور علمی انداز میں تقریر کرنے والے مقررین ناپید ہوتے جا رہے ہے جس کی وجہ سے مسلک اہل سنت میں خاص کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ فقیر کی نظر میں اس کمزوری کے اسباب میں سے بڑا سبب دینی مدارس میں معیاری تعلیم کا فقدان ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے امراء اغنیاء متمول اور صاحب ثروت حضرات علم کی ترقی کی طرف توجہ تام سے کام نہیں لیتے وہ اگر روپے خرچ کرتے ہیں قوالی پر نعت خوانی کی محفلوں پر بے نماز قوالوں اور نعت خوانوں پر ہزاروں روپے نچھاور کیئے جاتے ہیں۔ ان کے سروں پر سونے کے تاج سجائے جاتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے کرائے دیئے جاتے ہیں لیکن نتیجہ صفر کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا۔ ساری رات محفل نعت خوانی ہوتی ہے صبح نماز کی چھٹی۔ ایک مستحب امر کی خاطر فرض عین کو ترک کر دیا جاتا ہے اکثر قوال اور نعت خواں داڑھی مونڈے اور بے عمل ہوتے ہیں رات بھر اس قسم کی محفلوں میں بیٹھنے والے کچھ حاصل کئے بغیر گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ کسی کے عقیدے اور عمل کی اصلاح نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں اہل سنت و جماعت میں جاہل اور نااہل پیروں کی بھرمار بھی مسلک اہل سنت و جماعت کے نقصان کی ذمہ دار ہے۔ وہ روپے جو مدارس دینیہ کی تعمیر و ترقی پر خرچ ہونا چاہیئے تھا وہ ان پیروں کی لمبی لمبی جیبوں میں ایسا چلا جاتا ہے کہ

دریا با بنو شندو آروغ نمی آرند

کئی مدارس ایسے ہیں جن کے ہاں قابل مدرس اس لئے نہیں ہیں کہ وہ ان کو ان کی قابلیت کے مطابق تنخواہ نہیں دے سکتے لیکن ایک جاہل پیر جو ظاہری اور باطنی علوم سے بے بہرہ ہے شاندار پجارو پر گھومتا پھرتا ہے۔ ایک قابل اور محنتی مدرس کو مشکل سے مہینے کے تین چار ہزار روپے ملتے ہیں۔ جبکہ ایسے مقررین جو عربی عبارت پڑھنے کی صلاحیت سے محروم ہیں صرف آواز سریلی ہونے کی بناء پر مہینے میں ساٹھ ستر ہزار روپے کما لیتے ہیں۔ اور کردار کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ بے وضو وعظ کرتے ہیں اور

چوں بہ خلوت می روند آں کاردیگری کنند

کا مصداق ہوتے ہیں۔ ایسے علماء جو فارغ التحصیل ہو کر علمی گفتگو کے شائقین ہوں جو قرآن و حدیث کو بنیاد بنا کر وعظ کرنے کے متمنی ہوں جو علم اور عمل کے پیکر بن کر لوگوں کو متاثر کرنے کے خواہشمند ہوں جن کا مطمع نظریہ ہو کہ لوگوں تک علم پہنچایا جائے جو

کسب کمال کن کے عزیز جہاں شوی

کو شیوہ بنانے کی دلدادہ ہوں ان نوخیز مقررین کا علمی ذوق و شوق بڑھانے کے لئے فقیر نے "علمی جواہر پارے"

تحریر کی ہے جو میرا ایک مختصر سا حاصل مطالعہ ہے۔

احقر العباد فی الاقطار الجہانی

محمد صدیق ملتانی

سوال نمبرا۔ وہ کونسے پانچ انسان ہیں جن کا نام ان کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا گیا؟

الجواب ابن ابی حاتم نے عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا پانچ نبیوں کا نام ان کے عالم وجود میں آنے سے قبل ہی رکھ دیا گیا ہے۔

ا ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا فرماتا ہے۔

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ترجمہ میرے بعد ایک رسول آنے والے ہیں جنکا نام احمد ہے ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

ب حضرت یحیٰ علیہ السلام خدا فرماتا ہے

انا نبشرک بغلام ن اسمہ یحیٰ

ترجمہ اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰ ہے۔

ج حضرت اسحاق و یعقوب علیہما السلام خدا فرماتا ہے۔

فبشرنا ھا باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب

ترجمہ ہم نے سارہ کو حضرت اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت دی

د حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد خداوندی ہے۔

مصدقا بکلمۃ من اللہ

ترجمہ کلمتہ اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے۔

(ص ۴۲۸ ۔ ۲ الاتقان فی علوم القرآن)

سوال نمبر ۲۔ وہ کون سی ہستی ہے جس نے اپنے بھائی کو ایسا فائدہ پہنچایا کہ کوئی انسان اپنے بھائی کو اس جیسا فائدہ نہیں پہنچا سکتا؟

الجواب حضرت عائشہ صدیقہ عمرے کے لئے جاتے ہوئے کسی اعرابی کے ہاں مقیم تھیں آپ نے سنا کہ ایک شخص پوچھتا ہے کہ دنیا میں کس بھائی نے اپنے بھائی کو سب سے زیادہ نفع پہنچایا ہے اس سوال پر سب خاموش ہو گئے اور کہہ دیا کہ ہمیں اس کا علم نہیں اس نے کہا خدا کی قسم مجھے اس کا علم ہے حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا دیکھو یہ شخص کتنی بیجا جسارت کرتا ہے بغیر انشاء اللہ کے قسم کھا رہا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا بتلاؤ اس نے جواب دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کو اپنی دعا سے نبوت دلوائی میں بھی یہ سن کر دنگ رہ گئی اور دل میں کہنے لگی کہ بات تو اس نے سچ کہی فی الواقع اس سے زیادہ کوئی بھائی اپنے بھائی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری

ترجمہ اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کردے یعنی میرے بھائی ہارون کو تو اس سے میری کمر مضبوط کردے اور اسے میرا شریک کار کردے۔

(ص ۶۲ ۔ ۱۶ تفسیر ابن کثیر)

سوال نمبر ۳۔ وہ کونسے دو بھائی ہیں جو ایک ہی دن پیدا ہوئے اور ایک ہی دن دونوں کی وفات ہوئی لیکن دونوں کی عمروں میں سینکڑوں دنوں کا تفاوت ہے۔

الجواب وہ دونوں بھائی جو ایک ہی دن پیدا ہوئے ایک دن فوت ہوئے پھر ایک سو سال چھوٹا دوسرا سو سال بڑا یہ دونوں بھائی حضرت عزیز اور عزیر ہیں ایک ہی روز دنوں ایک ہی ماں سے پیدا ہوئے اور دونوں کی وفات کا دن بھی ایک ہے لیکن درمیان میں خدا نے اپنی قدرت کاملہ دکھانے کو سو سال تک حضرت عزیر علیہ السلام کو موت کی حالت میں

رکھا سو سال کے بعد پھر زندہ کیا خدا نے ارشاد فرمایا

فاماته اللّٰه مائة عام ثم بعثه

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سو سال تک موت طاری رکھی پھر زندہ فرمایا سو برس کے بعد زندہ ہو کر اپنے گھر گئے اور پھر کچھ دن اور زندہ رہے اس کے بعد آپکی اور آپ کے بھائی کی وفات ایک ہی دن ہوئی اس لئے حضرت عزیز علیہ السلام کی عمر سو سال چھوٹی اور حضرت عزیز کی عمر سو برس بڑی ہو گئی۔ (ص ۱۲۶ احسن)

نوٹ حضرت عزیر علیہ السلام کا مکمل واقعہ ہماری کتاب التنویر میں دیکھو

سوال نمبر ۴۔ وہ کون سا پیغمبر ہے جس کا لقب خطیب الانبیاء ہے

الجواب وہ پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام ہیں جن کا لقب خطیب الانبیاء ہے

سوال نمبر ۵۔ وہ کون سی زمین ہے جس نے صرف ایک مرتبہ آفتاب کو دیکھا؟

الجواب مدین سے واپس آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک فرعون اور فرعونیوں سے مقابلہ اور مخاصمہ کرتے رہے ان کو مختلف معجزات کے ذریعے دین حق کی طرف بلاتے رہے جب حضرت موسیٰ فرعون اور فرعونیوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تو خدا کی بارگاہ میں عرض کی الٰہی مجھے کوئی ایسا طریقہ تعلیم فرما کہ میں بنی اسرائیل کو فرعونیوں سے نجات دلا سکوں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو ایک جگہ جمع کر لو پھر وہاں سے راتوں رات کوچ کر جاؤ اگر فرعون تمہارا پیچھا کر گیا تو میں اس کو ہلاک کر دونگا حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو اس تدبیر سے آگاہ کیا انہوں نے اپنے تمام

قبائل کو اس تدبیر سے آگاہ کر دیا چنانچہ تمام بنی اسرائیل شہر سے باہر ایک میدان میں جمع ہو گئے فرعون نے اس اجتماع کے بارے میں بنی اسرائیل سے پوچھا انہوں نے کہا عاشورہ حضرت آدم کا یوم پیدائش ہے برکت والا دن ہے ہم شہر سے باہر ایک جگہ جمع ہو کر اس دن عید منانا چاہتے ہیں فرعون نے اجازت دے دی بنی اسرائیل نے فرعونیوں سے قیمتی زیورات اور کپڑے عاریتہ لے لئے اور عید کے بہانے شہر کے باہر خیمہ زن ہو گئے رات کے آخری حصے میں حضرت موسیٰ نے کوچ کا حکم دیا حضرت موسیٰ قافلے کے پیچھے اور حضرت ہارون سب سے آگے چلتے چلتے دریائے قلزم کے کنارے پہنچ گئے دریا خوب موجزن تھا دریا کی طغیانی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے کہ اس دریا کو پار کرنے کے لئے کشتیاں کہاں سے لائیں اس اثنا میں دن بھی کافی چڑھ آیا اور انہوں نے اپنے پیچھے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں سنیں اور یہ فرعون کا مقدمہ الجیش تھا جو بنی اسرائیل کا تعاقب کرتا ہوا آن پہنچا تھا سب حضرت موسیٰ سے کہنے لگے کہ آپ کے وعدے کہاں گئے فرعون ہمارے سر پر آ گیا ہے آگے دریا موجزن ہے پیچھے فرعون کا لشکر جرار ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا مایوسی کا شکار نہ ہو جاؤ اعانت پروردگار میرے ساتھ ہے وہ ضرور اس مشکل میں مدد فرمائیگا اتنے میں حضرت موسیٰ کو وحی آئی کہ دریا میں اپنا عصا مارو آپ نے اپنا عصا دریا پر مارا تو بارہ قبیلوں کی تعداد کے مطابق دریا میں بارہ راستے پیدا ہو گئے دریا کا پانی دیواروں کی شکل میں کھڑا ہو گیا حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے گزرنے کو کہا لیکن وہ ضعیف الاعتقاد ہونے کی بنا پر ہمت نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دریا میں جائیں اور پانی کی دیواریں آپس میں مل جائیں سب سے پہلے حضرت یوشع نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالا بعدازاں حضرت ہارون نے پھر تمام بنی اسرائیل دریا میں اتر گئے خدا نے آفتاب اور ہوا کو حکم دیا انہوں نے بارہ راستوں کو خشک کر دیا دریا کے وسط میں پہنچے تو انہوں نے کہا موسیٰ ہمارے وہ بھائی جو دوسرے راستوں پر چل رہے ہیں نہ جانے سلامتی کے ساتھ جا رہے ہیں یا ڈوب گئے ہیں اس پر حضرت موسیٰ نے دعا مانگی تو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے پانی کی دیواروں میں بڑے بڑے سوراخ کر دئے جن سے یہ اپنے

بھائیوں کو دیکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ دریا کو عبور کر گئے اسی اثنا میں فرعون کا لشکر بھی دریا کے کنارے پہنچ گیا اور دریا میں راستے بنے دیکھ کر حیران ہو گیا اور اپنے لشکر سے کہا دیکھو میرا اقبال کہ دریا میرے لئے پھٹ گیا ہے تا کہ میں اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو پکڑ سکوں اگر یہ بنی اسرائیل غرق ہو جاتے تو میرے سارے کام معطل ہو کر رہ جاتے لیکن دل میں خوفزدہ تھا کہ دریا پر اعتماد کلی نہیں کیا جا سکتا ہو سکتا ہے کہ ہم راستوں میں داخل ہوں تو پانی مل جائے اور ہم غرق ہو جائیں فرعون کے وزیر ہامان نے بھی مشورہ دیا کہ دریا کو کشتیوں کے ذریعے پار کیا جائے اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام ایک گھوڑی پر سوار فرعون کے گھوڑے کے سامنے نمودار ہوئے جب فرعون کے گھوڑے نے گھوڑی کو دیکھا تو پیچھے ہو لیا آگے آگے حضرت جبریل اس کے پیچھے فرعون اور بعد ازاں سارے فرعونی دریا میں داخل ہو گئے کیونکہ سب سے آخر میں حضرت میکائیل گھوڑے پر سوار ہو کر آواز دے رہے تھے کہ اپنے آگے والے ساتھیوں سے مل جاؤ جب سارا فرعون لشکر دریا میں داخل ہو گیا خدا نے پانی کی دیواروں کو ملنے کا حکم دے دیا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون بمعہ اپنے لشکر کے غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل دریا کے دوسرے کنارے کھڑے یہ سارہ منظر دیکھ رہے تھے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرعون اور فرعونیوں پر خدا کا عذاب مصر میں نازل کیوں نہ ہوا دریائے قلزم میں کیوں غرق کر دیا گیا اس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ

(ص ۲۳۴۔ا تفسیر عزیزی)

فرعون نے خدائی کے دعوے سے قبل ایک مکان بنایا تھا اور اس کے بیرونی دروازے پر بسم اللہ لکھی تھی جب خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے تبلیغ اسلام کی تو اس نے انکار کر دیا اور آپ کی تبلیغ کو قبول نہ کیا حضرت موسیٰ نے فرعون کی ہلاکت کی دعا مانگی وحی آئی اے موسیٰ یہ ہے تو اسی قابل کہ اسے ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب سے بچا ہوا ہے اسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہ آیا بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں ڈبویا گیا

(ص ۸۷۔ا تفسیر کبیر)

ب مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی قبریں تھیں ان اولیاء کرام کی قبور کی برکت مانع تھی کہ مصر میں فرعون پر خدا کا عذاب نازل ہو اس لئے عذاب کے وقت اسے مصر سے نکال کر دریا میں غرق کر دیا گیا

ج ایک مرتبہ جبریل امین فرعون کے پاس آئے اور کہا اے بادشاہ میرا ایک غلام ہے جس کو میں نے اپنے غلاموں کا سردار بنایا ہوا ہے اور اپنے خزانوں کی کنجیاں اسکے حوالے کی ہوئی ہیں لیکن وہ میرے دوستوں سے دشمنی اور دشمنوں سے دوستی رکھتا ہے فرعون نے کہا بہت برا غلام ہے اگر میرا غلام ایسا ہوتا تو میں اسے دریائے قلزم میں غرق کر دیتا حضرت جبریل نے کہا اے بادشاہ یہ بات لکھدو فرعون نے لکھ دیا کہ جو غلام اپنے مالک کی مخالفت کرے اسکے دوست سے دشمنی اور دشمن سے دوستی کرے اسے بحر قلزم میں غرق کر دیا جائے جبریل امین نے کہا اے بادشاہ اس پر مہر بھی کر دو فرعون نے مہر بھی کر دی اور جبریل کو وہ مہر شدہ تحریر دے دی جب فرعون قلزم میں غرق ہونے لگا تو جبریل نے اسے اس کی تحریر دکھا دی اور کہا کہ یہ خود تیرا فتویٰ ہے جو غلام مالک کا مخالف ہو اسے دریائے قلزم میں غرق کر دیا جائے تو اپنے مالک حقیقی کا مخالف ہے لہٰذا تیرے فتویٰ کے مطابق آج تجھے دریائے قلزم میں غرق کیا جاتا ہے

(ص ۷۷ ۳ ـ ۸ تفسیر الجامع لاحکام القران ص ۱۳۳ ـ ۴ شعب الایمان)

دریائے قلزم میں جو اعصائے موسیٰ کے مارنے سے بارہ راستے پیدا ہوئے ان کی زمین وہ تھی جس نے صرف ایک مرتبہ آفتاب دیکھا بعد ازاں قیامت تک وہ زمین سورج نہ دیکھے گی

سوال نمبر ۶ ـ اہل جنت جنت میں کھائینگے اور پیئں گے لیکن بول و براز نہ کریں گے کیا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے اگر ہے تو کونسی؟

الجواب خالد بن یزید ایک مرتبہ پھرتے پھراتے ایک جزیرہ میں آ نکلے وہاں دیکھا کہ ایک جگہ لوگ جمع ہیں ایک آدمی سے اس اجتماع کی وجہ دریافت کی اس نے کہا ہمارے مذہبی رہنما ہرروز ایک مرتبہ آتے ہیں اور ہمیں دینی مسائل بتاتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا میں بھی اس کی محفل میں بیٹھ کر کچھ باتیں سنوں جن سے مجھے فائدہ ہو میں اس پادری کے قریب ہو گیا اس نے مجھے دیکھ کر کہا تیرا یہاں کیا کام ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امتی ہے حضرت خالد کہتے ہیں میں نے کہا ہاں واقعی میں محمدی ہوں اس پادری نے پوچھا امت محمدی کے علماء سے ہو یا جہلاء سے میں نے کہا نہ علماء سے نہ جہلاء سے اس پادری نے سوال کیا کہ تمہاری کتاب میں ہے کہ اہل جنت جنت میں کھائیں گے پئیں گے لیکن پیشاب نہ کریں گے میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اس نے کہا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے میں نے کہا اس کی مثال یہ ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں صبح و شام خدا کا رزق کھاتا ہے لیکن بول و براز نہیں کرتا

(ص ۱۲۰ - ۵ ابن عساکر)

سوال نمبر ۷ ۔ جنتی لوگ جنت کی نعمتیں استعمال کریں گے لیکن وہ نعمتیں کم نہ ہوں گی دنیا میں اس کی کوئی مثال پیش کی جائے؟

الجواب حضرت خالد بن یزید کہتے ہیں پھر اس پادری نے سوال کیا کہ تمہارا خیال ہے کہ جنتی کھائیں گے پئیں گے لیکن اس کے باوجود جنت کی نعمتیں کم نہ ہونگی اس کی کوئی مثال دنیا میں ہے کہا اسکی مثال یہ ہے ایک آدمی کو خدا نے کتاب و حکمت کا علم دیا ہے اور وہ لوگوں کو یہ علم سکھاتا ہے اگر ساری مخلوق بھی اس سے وہ علم حاصل کرے تو بھی اس کے علم میں کمی نہ ہوگی ۔

(ص ۱۲۰ - ۵ ابن عساکر)

سوال نمبر۸۔ انسان کا نام انسان کے جسم کے کس حصے میں رہتا ہے

الجواب ہر انسان کا نام اس کے کان میں رہتا ہے۔

(ص ۱۱۱ روض الریاحین)

سوال نمبر۹۔ وہ کونسی بے جان چیز ہے جو سانس لیتی ہے

الجواب وہ صبح ہے جو بے جان ہے لیکن سانس لیتی ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **والصبح اذا تنفس** ترجمہ قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے

سوال نمبر۱۰۔ ہر چیز پہلے چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑی ہو جاتی ہے لیکن ایک چیز ہے جو پہلے بڑی ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے وہ کونسی چیز ہے۔

الجواب یہ صدمہ اور غم ہے جو شروع میں زیادہ ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ کم ہوتا جاتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ختم ہو جاتا ہے

سوال نمبر۱۱ما ابعد الاشیاء وما اقرب الا شیاء وما آنس الا شیاء وما اوحش الاشیاء وما القائمان وما المختلفان و ما المتباغضان

ترجمہ تمام چیزوں سے دور کونسی چیز ہے ؟ تمام چیزوں سے قریب کونسی چیز ہے ؟ تمام چیزوں سے زیادہ کس چیز سے محبت ہے ؟ تمام چیزوں سے زیادہ وحشناک کونسی چیز ہے ؟ دو

قائم چیزیں کونسی ہیں؟ وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں اختلاف ہے وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں آپس میں بغض ہے؟

الجواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آسمان سے حضرت داؤد علیہ السلام پر ایک مہر شدہ کتاب نازل ہوئی جس میں کچھ سوالات تھے کہا گیا اپنے بیٹے حضرت سلیمان سے ان سوالات کے جوابات پوچھو اگر وہ ان سوالات کے جوابات صحیح دے دے تو وہ تیرے بعد خلیفہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے ستر پادریوں اور ستر عالموں کو بلایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کے سامنے بٹھایا اور فرمایا بیٹا آسمان سے ایک کتاب نازل ہوئی ہے جس میں کچھ سوالات ہیں مجھے حکم ہوا کہ میں یہ سوالات تم سے پوچھوں اگر تم ان کے جوابات درست دینے میں کامیاب ہو گئے تو تم میرے بعد خلیفہ ہوگے حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی یا نبی اللہ سوالات دریافت فرمائیے وما توفیقی الا باللہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹا

ما ابعد الاشیاء یعنی تمام چیزوں سے دور کونسی چیز ہے آپ نے جواب دیا وہ دنیا جو ایک دفعہ ہاتھ سے نکل جائے پھر پوچھا ما قرب الاشیاء یعنی تمام چیزوں سے قریب کونسی چیز ہے فرمایا یہ آخرت ہے پھر سوال ہوا ما آنس الاشیاء تمام چیزوں سے زیادہ محبت کی باعث کونسی چیز ہے فرمایا جسم جبکہ اس میں روح موجود ہو پھر پوچھا گیا ما اروحش الاشیاء تمام چیزوں سے زیادہ وحشتناک چیز کونسی ہے فرمایا انسانی بدن جب کہ اس سے روح نکل جائے پھر پوچھا ما القائمان دو قائم چیزیں کونسی ہیں فرمایا وہ زمین و آسمان ہیں پھر دریافت کیا گیا ما المختلفان وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں اختلاف ہے فرمایا وہ دن اور رات ہیں پھر سوال ہوا ما المتباغضان وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں آپس میں بغض ہے فرمایا وہ موت و حیات ہے کیونکہ موت زندگی کو پسند نہیں کرتی اور زندگی موت کو ناپسند کرتی ہے پھر پوچھا گیا وہ کونسی کیفیت ہے کہ جب انسان پر وارد ہوتی ہے تو دوسرے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا وہ غصے کی حالت میں حلم طاری ہونا ہے پھر پوچھا گیا وہ کونسی کیفیت ہے کہ جب انسان

پر طاری ہوتی ہے تو دوسرے لوگ اس کی مذمت کرتے ہیں فرمایا غصے میں اضافہ ہو جاتا آپ کے سارے جوابات درست نکلے پادریوں اور عالموں نے کہا ہم راضی نہیں جب تک ہمارا بھی ایک سوال حل نہ کریں اگر ہمارا سوال حل کر دیں تو آپ کے بعد وہ خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا پوچھو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی فرمایا پوچھو وما توفیقی الا باللہ ان علماء نے سوال کیا وہ کونسی شے ہے کہ جب وہ درست ہو جائے تو ہر چیز درست ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا وہ انسانی قلب ہے کہ یہ درست ہو جائے تو کل شے درست ہو جاتی ہے اور اگر اس میں فساد آ جائے تو ہر شے میں فساد آ جاتا ہے پس آپ خلیفہ بنائے گئے۔ (ص ۲۵۴۔۶ ابن عساکر)

سوال نمبر ۱۲ وہ کونسا خوش قسمت انسان ہے جس کا ہاتھ اس سے بیس سال پہلے جنت میں پہنچ گیا؟

الجواب وہ حضرت زید بن صوحان ہے جن کے بارے میں نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

من سره ان ينظر الى من يسبقه بعض اعضائه الى الجنة فلينظر الى زيدبن صوحان

(ص ۶۳۱ ابن عساکر)

ترجمہ جو کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرے جس کے اعضاء کا بعض حصہ اس سے پہلے جنت میں چلا جائے وہ زید بن صوحان کو دیکھ لے

یہ نہاوند کی جنگ میں شریک تھے لڑتے ہوئے ان کا بایاں ہاتھ کٹ گیا اس کے بعد یہ بیس سال زندہ رہے اور جنگ جمل میں حضرت علی کے لشکر میں شامل ہو کر شہید ہوئے اور شہید ہونے سے پہلے انہوں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس نے اشارہ کیا میری طرف آ جاؤ پھر زید بن صوحان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المومنین میں اپنے اس ہاتھ سے ملنے والا ہوں چنانچہ بعد میں حضرت زید بن صوحان شہید

ہو گئے

(ص ۱۴۔ ۶ ابن عساکر)

سوال نمبر ۳۱۱۔ حضور علیہ السلام سے پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے وہ کونسا نبی تھا جس کو حضور کے صحابہ نے دفن کیا؟

الجواب حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ جب ہم نے قلعہ تستر فتح کیا تو ہرمزان کے گھر کے مال ومتاع میں ایک تخت پایا جس پر ایک آدمی کی میت رکھی تھی اور اس کے سر کے قریب ایک مصحف تھا ہم نے وہ مصحف اٹھا کر حضرت عمر کی طرف بھیج دیا حضرت عمر نے حضرت کعب کو بلایا انہوں نے اس کو عربی میں لکھدیا عرب میں پہلا آدمی ہوں جس نے اس کو پڑھا میں نے اسے قرآن کی طرح پڑھا ابو خالد بن دنیار کہتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے کہا اس صحیفہ میں کیا تھا انہوں نے کہا تمہارے احوال و امور اور تمہارے کلام کے لہجے اور آئندہ ہونے والے واقعات میں نے کہا تم اس آدمی کا کیا کیا انہوں نے جواب دیا ہم نے دن کے وقت متفرق طور تیرہ قبریں کھودیں جب رات آئی تو ہم نے انہیں دفن کر دیا اور تمام قبروں کو برابر کر دیا تاکہ وہ لوگوں سے مخفی رہیں اور انہیں قبر سے نکالنے نہ پائیں میں نے کہا ان سے لوگوں کی کیا امیدیں تھیں انہوں نے کہا جب بارش رک جاتی تھی تو لوگ ان کے تخت کو باہر لے آتے تھے تو بارش ہو جاتی تھی میں نے کہا تم اس مبارک آدمی کے متعلق کیا گمان رکھتے تھے وہ کون ہے انہوں نے کہا انہیں دانیال کیا جاتا تھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی امت دفن کرنے جب ابو موسیٰ اشعری نے تستر فتح کیا تو انہوں نے ان کے تابوت کو اس حال میں پایا کہ ان کے تمام بدن اور گردن کی رگیں برابر چل رہی تھیں۔

(ص ۴۱، ۴۰۔ ۲ البدایہ والنہایہ)

سوال نمبر۱۴ خدا تعالیٰ کے عرش کو اٹھانے والے فرشتے ہیں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ان فرشتوں کو عرش بوجھل محسوس ہونے لگتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے یہ دونوں وقت کونسے ہیں؟

الجواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا کبھی عرش اپنے اٹھانے والوں پر بوجھل ہوا ہے حضور نے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ اپنے اٹھانے والوں پر بوجھل ہو جاتا ہے پوچھا گیا کس وقت فرمایا جب مشرکین شرک کا ارتکاب کرتے تو خدا تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے اور عرش اپنے اٹھانے والوں پر بوجھل ہو جاتا ہے پھر جب میرا کوئی امتی **اشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ** پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور عرش اپنے اٹھانے والوں پر ہلکا ہو جاتا ہے اور عرش اٹھانے والے فرشتے خدا سے دعا کرتے ہیں الٰہی کلمہ شہادت پڑھنے والوں کو بخش دے

(ص ۲۲۴۔ ۷ تہذیب تاریخ دمشق)

سوال نمبر۱۵ بعض اوقات انسان بات کرتے کرتے بھول جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کیا وجہ ہے کہ انسان بات کرتا کرتا کوئی بات بھول جاتا ہے پھر اچانک اسے بات یاد آ جاتی ہے حضرت علی نے فرمایا ہاں میں نے رحمت عالم سے سنا فرماتے تھے ہر دل

کے لئے چاند کے بادل کی طرح بادل ہوتا ہے پھر جیسے چاند پر بادل آ کر اس کی روشنی مٹا دیتا ہے اور جو جب جاتا ہے تو چاند پھر روشن ہو جاتا ہے اسی طرح انسان کے ذہن پر اثنائے گفتگو میں بادل چھا جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے اور جب ہٹ جاتا ہے تو اسے بات یاد آ جاتی ہے۔

(ص ۵۳ کتاب الروح)

سوال نمبر۱۶۔ میری معلومات کے مطابق دنیا کے سات قبرستان ہیں جن سے قیامت کے دن ستر ستر ہزار ایسے لوگ اٹھیں گے جن سے حساب نہ لیا جائیگا وہ کون کونسے قبرستان ہیں؟

الجواب ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنت المعلّٰی کے قبرستان میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اس جگہ سے ستر ہزار لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے اور ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرائے گا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہونگے۔

(ص ۲۸۴۔ اشفاء الغرام)

۲۔ حضرت ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں میں رسول خدا کے ساتھ جنت البقیع میں گئی آپ نے فرمایا اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے

(ص ۸۸۶۔ ۳ وفاء الوفا)

۳ شام کے شہر دمشق کے قبرستان باب الفرادیس سے ستر ہزار شہداء بغیر حساب جنتی ہونگے ان میں سے ہر آدمی ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔

(ص ۲۶۴۔ ا تاریخ دمشق)

۴ کوفہ کے ایک بزرگ جن کا نام عمر تھا کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کوفہ سے

ستر ہزار لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے اس لئے مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں مر کر کوفہ میں دفن کیا جاؤں۔

(ص ۱۹۰ - ۱۲ تاریخ بغداد)

شام کے شہر حمص سے ستر ہزار لوگ بلا حساب داخل جنت ہونگے

(ص ۲۷۴ - ۱۲ کنزالعمال)

۶ عسقلان سے ستر ہزار لوگ بلا حساب داخل جنت ہونگے

(ص ۱۹۰ - ۱۲ کنزالعمال)

۷ کربلا سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے

(ص ۶۷۲ - ۱۳ کنزالعمال)

سوال نمبر ۱۷ - سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بال سفید ہوئے اس کا سبب کیا ہوا

الجواب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے کسی کے بال سفید نہ ہوئے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس زمانے میں اگر ماں باپ اور بیٹا ایک ہی مجلس میں ہوتے تو آنے والے کو پتہ نہ چلتا تھا کہ باپ کون ہے اور بیٹا کون ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کی الٰہی کوئی ایسی نشانی بنا دے جس سے باپ بیٹے میں تمیز ہو سکے پس سب سے پہلے آپ کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔

(ص ۱۵۶ - ۲ ابن عساکر)

سوال نمبر ۱۸ - خدا تعالیٰ کا ایک قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو جاتا ہے دائمی عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے وہ قلعہ کونسا ہے۔

الجواب حضرت امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم خچر پر سوار ہو کر اتفاق سے نیشا پور پہنچے آپ کے چہرہ مبارک پر نقاب ..... پڑی تھی جس وقت نیشا پور کے بازار میں آپ کی سواری پہنچی تو امام ابو زرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی آپ سے آکر ملے ان دونوں محدثوں کے ساتھ کئی ہزار طالبین حدیث اور سامعین تھے ان حضرات نے جب امام علی بن موسیٰ کاظم کی سواری آتے دیکھی دوڑ کر جناب کی رکابیں پکڑ لیں اور عرض کیا اے سید السادات ابن السادات للہ ہمیں اپنا جمال ایک نظر دکھا دیجئے یہ کلام سن کر امام علی بن موسیٰ کاظم نے چہرہ مبارک سے نقاب اٹھایا پھر آپ سے مطالبہ کیا گیا کہ کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جس کی سب سندیں آپ کے خاندان سے ہوں آپ نے فرمایا میں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم سے سنا انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق سے سنا انہوں نے اپنے والد امام باقر سے سنا انہوں نے اپنے والد زین العابدین سے سنا انہوں نے اپنے والد ماجد امام حسین سے سنا انہوں نے اپنے والد ماجد علی المرتضیٰ سے سنا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے جبریل امین سے سنا انہوں نے حق تبارک و تعالیٰ سے سنا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالھا دخل حصنی وامن من عذابی**

ترجمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ جس نے یہ کلمہ پڑھا میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور میرے عذاب سے نجات پا گیا

یہ حدیث بیان فرما کر آپ نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی جس وقت آپ یہ حدیث بیان فرما رہے تھے تو ایک مخلوق الٰہی آپ کی اس حدیث کو لکھ رہی تھی بعد میں لکھنے والوں کا شمار کیا گیا تو وہ بیس ہزار لوگ تھے۔

(ص ۲۰۵ الصواعق المحرقہ، ص ۸۲۔ ۲ ابن عساکر، تاریخ آثار الاول)

امام قیری نے لکھا کہ فارس کے شہر سامانہ کے حاکم نے اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھا اور بڑی تعظیم اور محبت سے اسے اپنے پاس رکھا اس کے مرنے کے بعد اسے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہو کیا گزری اس نے کہا خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا

سوال نمبر۱۹۔ وہ کونسے تین حبشی ہیں جو جنتی ہے

الجواب حضور علیہ السلام نے فرمایا اہل حبشہ کو لازم کر لو ان میں سے تین آدمی جنت کے سرداروں میں سے ہیں حضرت بلال۔ حضرت لقمان اور نجاشی

(ص ۳۱۳۔ ۳ ابن عساکر)

سوال نمبر۲۰۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں وہ کون کونسی چیزیں ہیں؟

الجواب عن عائشه رضى اللّٰه تعالىٰ عنها ان النبى صلى اللّٰه عليه و آله و سلم قال اربع لا يشبعن من اربع عين من نظر وارض من مطر وانثى من ذكر و عالم من علم

(ص ۳۶۱۔ ۳ تہذیب)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں آنکھ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے اور عالم علم سے

سوال نمبر۲۱۔ حضور علیہ السلام کا وہ کون سا خوش قسمت امتی ہے جس نے سات دن میں قرآن حفظ کیا ہے؟

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی حضرت امام اعظم کے پاس فقہ پڑھنے گئے تو امام اعظم نے فرمایا فقہ سیکھنے کے لئے قرآن کا حفظ ہونا ضروری ہے حضرت امام محمد سات دن تک

غیب رہے پھر اپنی والدہ کے ساتھ امام اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں نے قرآن حفظ کر لیا ہے

(مقدمہ کتاب الآثار)

سوال نمبر ۲۲۔ وہ کون سا حافظ الحدیث ہے جس کو کتابوں کے بھرے ہوئے تیرہ صندوق زبانی یاد تھے

الجواب یہ امام انباری نحوی تھے جن کو کتابوں کے تیرہ صندوق زبانی یاد تھے
(ص ۵۸۴۔ ۳ تذکرۃ الحفاظ)

سوال نمبر ۲۳۔ وہ کونسا حافظ الحدیث جس کے جنازے کے منظر کو دیکھ کر بیس ہزار یہود و نصاریٰ مسلمان ہو گے۔؟

الجواب جب حضرت امام احمد بن حنبل کی وفات ہوئی تو آٹھ لاکھ مردوں اور ساٹھ ہزار عورتوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور آپکے جنازے کے اس منظر کو دیکھ کر بیس ہزار یہود و نصاریٰ مسلمان ہو گئے
(ص ۳۱۔ از زرقانی) (ص ۴۹ ' ۴۸۔ ۲ تہذیب)

سوال نمبر ۲۴ وضو اور تیمم کے لئے صرف پانی اور مٹی کیوں مقرر ہوئے؟

الجواب حضرت آدم علیہ السلام کے وجود کی تیاری میں دو چیز استعمال ہوئیں ایک مٹی دوسری پانی اسی لئے انسان کی ظاہر طہارت کے لئے بھی دو ہی چیزیں استعمال ہوتی ہیں

پانی دستیاب ہو تو اس سے وضو کر لیا جائے اگر پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کر لیا جائے

سوال نمبر ۲۵۔ سورۃ نساء کی وہ کونسی چار آیات ہیں جو مومن کے لئے ساری دنیا سے بہتر ہیں۔

الجواب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کے لئے سورہ نساء کی چار آیات ساری دنیا سے افضل ہیں وہ آیات یہ ہیں

ا ۔ **ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللّٰہ فقد افتری اثما عظیما**

ترجمہ بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس نے خدا کے ساتھ شرک کیا بے شک اس نے بڑا گناہ گھڑ کیا

ب **ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤت فاستغفر واللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما**

ترجمہ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

ج **ان تجتنبو کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما**

ترجمہ اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے روز گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے

د **ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفورا رحیما**

ترجمہ اور جو کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو

بخشنے والا مہربان پائے۔

سوال نمبر ۲۶۔ حضرت سیلمان علیہ السلام نے بلقیس کو خط لکھا تو تسمیہ کی بجائے اپنے نام سے ابتداء کیوں کی؟

الجوب حضرت سیلمان علیہ السلام نے بلقیس کو خط لکھا تو ابتدا یوں کی

انہ من سیلمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنے نام سے ابتداء کی وجہ یہ تھی کہ بلقیس اس وقت کافرہ تھی اگر حضرت سیلمان خدا کے نام سے ابتدا کرتے تو ممکن تھا اپنے کفر کی بنا پر خدا کی شان میں گستاخی کر دیتی حضرت سیلمان نے اپنا نام پہلے لکھا تا کہ اگر بلقیس کچھ نازیبا کلام کرتے تو میرے بارے میں کرے خدا کی ذات اس سے محفوظ رہے

(تفسیر روح المعانی ص ۱۹۵۔ ۱۰)

سوال نمبر ۲۷۔ کیا وجہ ہے کہ درود ہمیشہ خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے؟

الجواب امام رازی نے فرمایا درود بندوں کا فعل نہیں یہ خدا کا فعل ہے ان اللہ **وملائکتہ یصلون علی النبی** اور ہماری درود خوانی یہ ہے کہ ہم اپنے مالک حقیقی کے فعل کی تائید کرتے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں یا اپنے رب العزت کی صلوۃ رسانی کا اپنی زبان میں ذکر کرتے ہیں جب درود انسان کا اپنا فعل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے تو ایسے فعل کی نامنظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ درود ہمیشہ مقبول ہو گا۔

سوال نمبر ۲۸۔ انسان کو خدا نے چار طریقوں سے پیدا کیا وہ طریقے کون

کونسے ہیں؟

الجواب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے انسان کو چار طریقوں سے پیدا کیا

ا ۔ عورت اور مرد کے وسیلے کے بغیر جیسے حضرت آدم علیہ السلام
ب ۔ عورت کے وسیلہ کے بغیر جیسے حضرت حوا سلام اللہ علیہا
ج مرد کے وسیلے کے بغیر جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
د ۔ عورت اور مرد کے وسیلے سے جسے عام انسان

(ص ۲۴۔۱۶ ابن کثیر)

سوال نمبر۲۹۔ حضرت عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کیوں کہا گیا۔

الجواب جب قوم عمالقہ کے لوگ بنی اسرائیل پر غالب آگئے ان کے علماء کو قتل کر دیا اور ان کے رئیسوں کو قید کر لیا تو حضرت عزیر علیہ السلام علم کے اٹھ جانے سے اور علماء کے قتل ہونے سے اور بنی اسرائیل کی تباہی سے سخت رنجیدہ ہوئے اب جو رونا شروع کیا تو آنکھوں سے آنسو تھمتے ہی نہ تھے روتے روتے پلکیں بھی جھڑ گئیں ایک دن اسی طرح روتے روتے ایک میدان سے گزرے دیکھا کہ ایک عورت ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی ہے اور کہہ رہی ہے ہائے اب میرے کھانے کا کیا ہو گا میرے کپڑوں کا کیا ہو گا آپ اس کے پاس ٹھہر گئے اور اس سے فرمایا اس شخص سے پہلے تجھے کون کھلاتا تھا اور کون پہناتا تھا اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ تو اب بھی زندہ ہے باقی ہے اس پر موت آنے کی نہیں یہ سن کر اس عورت نے کہا اے عزیر پھر تم یہ بتلاؤ کہ بنی اسرائیل سے پہلے علماء کو علم کون سکھاتا تھا آپ نے فرمایا اللہ اس نے کہا پھر آپ یہ رونا دھونا لیکر کیوں بیٹھے ہیں آپ کی سمجھ میں آگیا یہ جناب باری تعالیٰ کی طرف سے آپ کو

تنبیہہ ہے پھر آپ سے فرمایا گیا کہ فلاں نہر پر جا کر غسل کرو وہیں دو رکعت نماز ادا کرو وہاں تمہیں ایک شخص ملیں گے وہ جو کچھ کھلائیں کھالو چنانچہ آپ وہیں تشریف لے گئے نہا کر نماز ادا کی دیکھا کہ ایک شخص ہے جو کہہ رہا ہے منہ کھولو آپ نے منہ کھولدیا تو انہوں نے تین مرتبہ کوئی بڑی سی چیز آپ کے منہ میں ڈال دی اسی وقت خدا تعالیٰ نے آپ کا سینہ کھولدیا اور آپ تورات کے سب سے بڑے عالم بن گئے بنی اسرائیل میں گئے ان سے فرمایا میں تمہارے پاس تورات لایا ہوں انہوں نے کہا آپ ہم سب کے نزدیک سچے ہیں آپ نے اپنی انگلی کے ساتھ قلم باندھ کر پوری تورات لکھ ڈالی ادھر لوگ لڑائی سے لوٹے ان میں ان کے علماء بھی واپس آئے تو انہیں عزیر علیہ السلام کی اس بات کا علم ہوا یہ گئے اور پہاڑوں اور غاروں میں جو توراب کے نسخے چھپا آئے تھے وہ نکال لائے اور ان نسخوں سے حضرت عزیر علیہ السلام کے لکھائے ہوئے نسخے کا مقابلہ کیا تو بالکل صحیح پایا اس پر بعض جاہلوں کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا دیا کہ آپ اللہ کے بیٹے ہیں

(ص ۴۷۔ ۱۰ ابن کثیر)

سوال نمبر ۳۰۔ بلی کی شکل شیر کی طرح کیوں ہے؟

الجواب

ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب تمام مویشی اپنی کشتی میں سوار کرلئے تو لوگوں نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ مویشی کیسے آرام سے رہ سکیں گے پس اللہ تعالیٰ نے اس پر بخار ڈال دیا اس سے پہلے زمین پر یہ بیماری نہ تھی پھر لوگوں نے چوہے کی شکایت کی کہ ہمارا کھانا اور دیگر چیزیں خراب کر رہے ہیں تو خدا کے حکم سے شیر کی پیشانی پر انگلی لگائی اس سے بلی کا جوڑا نکلا اور چوہوں کی طرف لپکا چونکہ بلی شیر کی چھینک کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کی شکل شیر جیسی ہے

(ص ۱۵۔ ۱۰ ابن کثیر)

سوال نمبر ۳۱۔ وہ کونسی بے جاں چیز ہے جس نے چالیس روز تک کعبہ کا طواف کیا؟

الجواب وہ چیز جو بے جان تھی اس پر حج فرض نہ تھا پھر اس نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا وہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی

(ص ۱۱۱ روض الریاحین)

سوال نمبر ۳۲۔ شیطان اذان کی آواز سن کر کیوں بھاگ جاتا ہے؟

الجواب شیطان اذان کے کلمات سن کر اس لئے بھاگ جاتا ہے کہ کلمات اذان جب صاف ستھری ذات سے نکلتے ہیں تو جہاں تک آواز پہنچتی ہے تمامی فضا ان کے نور سے لبریز ہو جاتی ہے چونکہ نور میں خنکی ہے اور شیطان آگ کے شعلہ سے پیدا ہوا ہے اور خنکی اور آگ میں ضد ہے اس لئے اس کا بھاگنا ایسا ہے جیسے روشنی سے تاریکی کا بھاگنا یہی وجہ ہے کہ جنات کو دوزخ میں آگ کا عذاب نہ دیا جائیگا کیونکہ وہ تو ان کی طبیعت ہے کہ ان کی پیدائش ہی آگ سے ہوئی ہے اور طبعی چیز سے تکلیف نہیں ہوا کرتی لہذا ان کو سردی اور زمہریر کا عذاب دیا جائیگا جنات دنیا میں بھی خنکی سے ڈرتے ہیں حتی کہ موسم گرما میں بھی ٹھنڈی ہوا ان کے لئے اندیشہ ناک ہے اور ٹھنڈی ہوا میں بھاگ جاتے ہیں

(ص ۲۰۴۔ ابریز)

سوال نمبر ۳۳۔ وہ کون کونسے آدمی ہیں جنھوں نے تمام ربع مسکون پر حکومت کی ہے؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے تمام دنیا کی سلطنت دو مومنوں اور دو کافروں کو ملی مومنوں میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین ہیں اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر ہیں

(ص ۲۲۴ - ۲ الاتقان)

سوال نمبر ۳۴۔ تنزیل القرآن کے کتنے اور کونسے طریقے ہیں؟

الجواب تنزیل کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صورت بشری سے صورت ملکی میں منتقل ہو کر اسے جبریل سے اخذ کیا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتہ انسان کی شکل میں منتقل ہو کر آیا تاکہ رسول خدا اس سے اخذ کریں اور جوینی کا قول ہے کلام منزل کی دو قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل سے فرمایا کہ تم جس نبی کے پاس بھیجے جاتے ہو اس سے کہنا کہ خدا فرماتا ہے تم ایسا ایسا کرو اور خدا نے فلاں فلاں بات کا حکم دیا پھر جبریل نے اپنے پروردگار کا کہنا سمجھ لیا اور اس کے بعد انہوں نے نبی پاک کو اس بات پر مطلع کیا اور جو کچھ خدا نے فرمایا تھا وہ ان سے کہہ دیا لیکن جبریل کی عبارت بجنسہ وہی خدا کی عبارت نہ تھی اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک بادشاہ کسی اپنے معتمد کو حکم دے تو فلاں سردار سے یوں کہہ آ کہ بادشاہ تجھے ادائے خدمت میں کوشش کرنے اور اپنی فوج جنگ کے لیئے تیار رکھنے کا حکم دیتا ہے اور پھر یہ قاصد اس امیر سے جا کر یوں کہے بادشاہ سلامت آپ کو پیام دیتے ہیں کہ ان کی خدمت میں سستی اور غفلت نہ فرمایئے اپنی فوج کو منتشر نہ ہونے دیجئے اور ان کو غنیم سے مقابلہ کرنے کی ترغیب دلاتے رہیئے تو ہرگز وہ قاصد جھوٹا نہ ٹھہرایا جائیگا اور نہ اپنی پیام رسانی کے ادا کرنے میں کمی کرنے کا مرتکب تصور کیا جائیگا۔

دوسری قسم تنزیل کہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل سے فرمایا تم یہ کتاب نبی کو پڑھ کر

سناؤ پھر جبریل خدا تعالیٰ کا کچھ کلام لے کر نازل ہوئے جس میں انہوں نے ذرا بھی تغیر نہیں کیا جیسے کوئی بادشاہ ایک تحریر لکھ کر کسی امین کے سپرد کر دے اور حکم دے کہ اسے فلاں شخص کو پڑھ کر سنا آؤ تو اب وہ قاصد اس پیام کا کوئی حرف بدل نہیں سکتا پہلی قسم میں سنت کو شمار کیا جاتا ہے اور دوسری قسم میں قرآن کو (ص ۱۰۹، ۱۰۷۔ الاتقان فی علوم القرآن)

سوال نمبر ۳۵۔ وہ کونسی چھ آیات ہیں جو نہ زمین پر نازل ہوئیں نہ آسمان پر؟

الجواب ابن عربی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوبکر الفہری نے اور ان سے تمیمی نے بیان کیا اور تمیمی کو ہبۃ اللہ مفسر نے یہ بات بتائی تھی کہ قرآن کا نزول مکہ اور مدینہ میں ہوا ہے مگر چھ آیات ایسی جگہوں میں اتریں جو نہ زمین کی نازل شدہ کہلا سکتی ہیں نہ آسمان کی ان کا نزول زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ہوا وہ آیات یہ ہیں

وما منا الا لہ مقام معلوم انا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون

(سورۃ الصافات)

وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من رون الرحمٰن الھۃ یعبدون

(سورۃ الزخرف)

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ و المومنون کل امن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ و رسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ و قالو اسمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیرہ لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت ربنا لا تواخذ نا ان نسینا اور اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنابہ واعف عنا و اغفرلنا وارحمنا انت مولنا فالصرنا علی القوم الکافرین

(ص ۵۴ - ۱ الاتقان)

سوال نمبر ۳۶ - وہ کونسے صحابی تھے جن سے کراما کاتبین کلام کرتے تھے اور وہ ان کو دیکھ لیا کرتے تھے

الجواب

و قال ابو عمر کان ای عمران بن حصین من فضلاء الصحابہ وفقہا ئہم یقول عنہ اهل البصرہ انہ کان یری الحفظۃ و کانت تکلمنہ حتی اکتوی

(ص ۲۶ - ۲ الاصابہ)

ترجمہ ابو عمر بن عبد البر فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین بڑے جلیل القدر تھے اور فقہاء صحابہ میں سے تھے اہل بصرہ خود حضرت عمران بن حصین سے ناقل ہیں کہ وہ کراما کاتبین کو دیکھا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ داغ لیا

سوال نمبر ۳۷ - گناہگاروں کی نجات کے چار طریقے ہیں وہ کون کونسے ہیں؟

الجواب گنگاروں کی نجات کے چار طریقے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں

۱ توبہ استغفار - مثال = ایک عورت سے زنا سرزد ہو گیا اور وہ حاملہ ہو گئی حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول طہرنی اے اللہ کے رسول مجھے پاک کر دیجئے آپ نے فرمایا واپس جا اور ٹھہر جب تک کہ بچہ جنے پھر جب اس نے بچہ جن لیا تو نبی کریم نے اس سے فرمایا بچہ کو دودھ پلا اور ٹھہر جب تک کہ اس کا دودھ چھڑا لے جب اس نے دودھ چھڑا دیا تو بچہ کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے عرض کی اے خدا کے نبی اس بچہ کا دودھ میں نے چھڑا دیا ہے اور اب یہ روٹی

کھانے لگا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے بچہ کو ایک مسلمان کے حوالے کر دیا اور پھر حکم دیا کہ عورت کے لئے ایک گڑھا کھودا جائے سینہ تک اور پھر لوگوں کو اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا چنانچہ سنگساری شروع ہوئی خالد بن ولید نے ایک پتھر اس کے سر پر مارا اور اس کا خون خالد کے منہ پر آ کر پڑا خالد نے اسے برا کہا حضور فرمایا اے خالد خاموش رہو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ایسی توبہ محصول یا عشر لینے والا کرے تو اس کے ظلم و ستم کو بخش دیا جائے پھر آپ نے حکم دیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اسے دفن کر دیا جائے۔

(ص ۱۹۸۔ ۲ مشکوۃ)

ب اعمال صالحہ بھی موجب نجات ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ان الحسنات یذھبن السیات بے شک نیکیاں برائیاں کو مٹا دیتی ہیں ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے

ومن یومن باللہ ویعمل صالحا یکفر عنہ سیاتہ ویدخلہ جنات تجزی من تحتھا الا تھار خالدین فیھا ابدا ذالک الفور العظیم

ترجمہ جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور عمل صالح کرے اللہ اس کے گناہوں کا کفارہ کریگا اور اس کو جنت کے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ ایک آدمی ایک راستے پر جا رہا تھا اس کو سخت پیاس محسوس ہوئی ایک کنواں نظر آیا اور وہ شخص اس میں اترا اور پانی پی کر باہر آیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے اپنی زبان باہر نکال رہا ہے اور شدت پیاس کی بنا پر کیچڑ کھا رہا ہے اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کتے کو بھی مجھ جیسی پیاس لگی ہوئی ہے یہ سوچ کر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزہ کو پانی سے بھرا اور اس کو منہ میں پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا وہ پانی کتے کو پلا دیا حق تعالیٰ نے اس پر نظر رحمت فرمائی اور اس کی مغفرت فرمائی (صحیحین)

نبی کی شفاعت سے گناہ معاف ہونا اور نجات پا جانا چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا

شفاعتی لاهل الکبائر من امتی میری شفاعت امت کے بڑے بڑے گنہگاروں کے لئے ہے

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شفیع خلائق صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھے شفیع بنایا جائیگا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا اے اللہ ان تمام لوگوں کو جنت میں داخل فرما جن کے دلوں میں رائی کے دانہ کی مقدار کے برابر ایمان و اخلاص ہے چنانچہ انہیں جنت میں داخل کردیا جائیگا میں پھر عرض کروں گا اے اللہ ان تمام لوگوں کو جنت میں داخل فرمایا جن کے دلوں میں ادنیٰ ترین مقداد میں ایمان و اخلاص موجود ہے

د نجات کا چوتھا اور آخری طریقہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کے گناہ معاف کردے اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے جیسے کہ قرآن میں ہے کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

الا من تاب و امن وعمل عملا صالحا فاولیک یبدل اللہ سیئاتهم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما۔

ترجمہ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدلہ دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

حدیث میں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں میں اس شخص کو پہنچانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اس کے بڑے بڑے گناہ چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں کی نسبت اس سے باز پرس کرو چنانچہ اس سے سوال ہو گا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا فلاں گناہ کیا تھا یہ ایک کا بھی انکار نہ کرسکے گا اقرار کرے گا آخر میں کہا جائیگا تجھے ہم نے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی اب تو اس کی باچھیں کھل جائیں گی اور کہے گا اے میرے پروردگار میں نے

اور بھی بہت سے اعمال کئے تھے جنہیں یہاں پا نہیں رہا یہ فرما کر حضور اس قدر ہنسے کہ آپ کے مسوڑے دیکھے جانے لگے۔ (مسلم شریف)

ایک روایت میں ہے کہ اس کے بڑے بڑے گناہ بڑی بڑی نیکیوں میں تبدیل کر دیے جائیں گے۔

سوال نمبر۳۸۔ خرق عادت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

الجواب خرق عادت کی چھ اقسام ہیں۔ معجزہ۔ ارہاص۔ کرامت۔ اہانت۔ معونت۔ استدراج

جس شخص کے ہاتھ سے خرق عادت سرزد ہو وہ مسلمان ہو گا یا کافر اور اگر مسلمان ہے تو پھر نبی ہے اگر نبی ہے تو قبل از دعوائے نبوت غرق عادت ہوا یا بعد از دعوائے نبوت اگر قبل رز دعوائے نبوت ہوا تو ارہاص ہے جیسے ہمارا نبی کریم کو اعلان نبوت سے پہلے پتھر اسلام کرتے تھے اور اگر بعد از دعوائے نبت یہ خرق عادت ہوا تو اس کو معجزہ کہتے جیسے حضرت موسیٰ کا عصا ا....دہا بن جاتا تھا اگر غیر نبی سے خرق عادت ہوتا ہے تو وہ فاسق وفاجر ہے یا کامل درجہ کا مسلمان اگر فاسق ہے تو اس کو معونت کہتے ہیں مثلا راستہ میں پیاس لگی جب پیاس کی بنا پر قریب المرگ ہوئے تو گڑگڑا کر دعا مانگی کسی شخص نے گلاس پانی کا آگے بڑھا دیا باری تعالیٰ نے اس کی اعانت فرمائی اگر مسلمان کامل سے یہ خرق عادت ہو تو اس کو کرامت سے تعبیر کرتے ہیں جیسے حضور غوث اعظم کے ہاتھ پر مرغی زندہ ہوئی اگر کافر سے ظاہر ہو تو اگر اس کی مرضی کے مطابق سرزد ہوا تو اس کو استدراج کہتے ہیں جیسے جوگیوں سے ہو جاتا ہے اور اگر اس کی دعا کے خلاف ہوا تو اس کو اہانت کہتے ہیں جیسے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ایک شخص نے اس سے کہا میں کانا ہوں میری دوسری آنکھ بھی روشن کر دو یہ تیرا معجزہ ہو گا اس نے کہا معمولی بات ہے اور دعا مانگی لیکن اس کی آنکھ روشن ہونے کی بجائے دوسری بھی بینائی سے محروم ہو گئی

(ص ۲۷ کنز الفرائد)

سوال نمبر ۳۹ کسی چیز کو دریافت کرنے کی کونسی چار علل ہیں؟

الجواب کسی چیز کو دریافت کرنے کی حسب ذیل چار علل ہیں۔

ا علت مادی یعنی کوئی چیز کسی چیز سے بنی ہے مٹی سے لکڑی سے

ب علت صوری۔ اس چیز کی شکل و صورت کیسی ہے مستطیل مربع یا چکور

ج علت فاعلی۔ اس چیز کا بنانے والا کون ہے

د علت غائی۔ اس چیز کے بنانے کا مقصد کیا ہے کس غرض کے لئے بنائی گئی

سوال نمبر ۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اہلبیت میں کون کون لوگ شامل ہیں

الجواب حضور علیہ السلام کے اہلیت کی تین اقسام ہیں

ا اہبیت نسبی = ان میں حضرت عباس حضرت علی حضرت جعفر اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی اولاد شامل ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن الغسیل فرماتے ہیں میں نبی کریم کے ساتھ تھا آپ حضرت عباس کے قریب سے گزرے اور ان سے فرمایا اے عباس اپنے بیٹوں کو ساتھ لیکر میرے پیچھے پیچھے آؤ حضرت عباس اپنے چھ لڑکوں فضل عبد اللہ عبید اللہ قثم معبد اور عبد الرحمٰن کو لے کر حاضر خدمت ہوئے حضور علیہ السلام نے ان کو گھر میں داخل فرمایا اور ان کو سیاہ چادر جس پر سرخ کڑھائی کی ہوئی تھی سے ڈھانپ دیا اور فرمایا

اللهم هولاء اهل بيتي وعترتي فاستر من النا كماسترتهم بهذه الشملة فما بقى في البيت مدرة ولا باب الا امن

(ص ۲۴۱۔ ۳ اسد الغابہ)

ترجمہ یا اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں تو ان کو جہنم سے اس طرح چھپادے جس طرح میں نے ان کو اس چادر میں چھپالیا اس پر گھر کے ہر ڈھیلے اور دروازے سے آمین کی آواز آئی

ب اہلبیت سکونتی ۔ اسی میں وہ نفوس قدسیہ اور پاک بیبیاں شامل ہیں جو پیدا تو اور گھروں میں ہوئیں لیکن بعد میں حضور علیہ السلام کے نکاح میں آئیں اور تادم آخر حضور کے گھر میں رہیں اور آپ ہی کے نکاح میں فوت ہوئیں اھل کا لفظ قرآن میں نبی کی زوجہ پر استعمال ہوا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

واذ غدوت من اھلک تبوء المومنین مقاعد للقتال

ترجمہ اور یاد کرو جب صبح کو اپنے دولت خانہ سے چلے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے ۔

یہاں اہل کا لفظ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر استعمال ہوا ہے

فقال لاھلہ امکثوا انی آنست نارا

ترجمہ انہوں (حضرت موسیٰ نے اپنی بیوی سے فرمایا میں نے آگ دیکھی ہے

قالو اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید

ترجمہ فرشتوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو اس خاندان کے لوگو تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بیشک وہ تعریف کے لائق بڑی شان والا ہے ۔

ج اہل بیت ولادتی ۔ وہ نفوس قدسیہ جو حضور کے گھر میں پیدا ہوئے مثلاً حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ حضرت ابراہیم حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سوال نمبر ۴۱ ۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں ایسی عبادت کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت میں وہ عبادت کروں دنیا میں کوئی بھی انسان وہ عبادت اس وقت نہ کرے وہ کونسی عبادت ہے

الجواب ایسا انسان مکہ معظمہ چلا جائے اور مطاف خالی کرائے اور اکیلا کعبہ کا طواف کرے یہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جب وہ کعبہ کا طواف کر رہا ہو گا تو دنیا میں اس وقت کوئی بھی کعبہ کا طواف نہیں کر رہا ہو گا۔

سوال نمبر ۴۲۔ انسانوں میں سب سے پہلے کس نیک ہستی نے اپنے دین کے لئے ہجرت کی

الجواب یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام اور اپنی بیوی حضرت سارہ کو ساتھ لیکر اپنے وطن مالوف سے ملک شام کی طرف ہجرت فرمائی غرض و غایت صرف دین کی حفاظت تھی یعنی آپ ملک شام شریف اس لے گئے کہ وہاں یکسوئی کے ساتھ خدا کی عبادت کریں گے خدا کی یاد میں محو رہیں گے کوئی خدا کی عبادت اور ہمارے درمیان حائل نہ ہو گا۔

(ص ۹۷۔ ۱۵ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۳۔ حضرت الیاس علیہ السلام تا قیامت زندہ ہیں... تا قیامت زندگی ملنے کی وجہ کیا ہے؟

الجواب حضرت الیاس علیہ السلام ایک مرتبہ بیمار ہو گئے اور اس بیماری میں موت کا احساس ہوا اور رونے لگے خدا تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ کیوں روتے ہو کیا دنیا پر حریص ہو یا موت کی گھبراہٹ ہے یا نار جہنم کا خوف ہے عرض کی ہے اللہ تیری عزت کی قسم ان میں سے کوئی وجہ بھی رونے کی نہیں میری گھبراہٹ کی وجہ یہ ہے کہ میرے بعد تیری حمد کرنے والے تیری حمد کریں گے لیکن میں تیری حمد نہ کر سکوں گا تیرا ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں گے لیکن میں تیرا ذکر نہ کر سکوں کا روزے رکھنے والے روزے رکھیں

گے لیکن میں نہ رکھ سکوں گا نماز پڑھنے والے نماز پڑھیں گے میں نہ پڑھ سونگا فرمایا اے الیاس تجھے قیامت تک زندہ رکھونگا جس وقت کوئی ذکر کرنے والا نہ ہو گا

(ص ۱۱۵ - ۱۵ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۴ - شب برات کون کون سے امور کن کن فرشتوں کے سپرد کیئے جاتے ہیں؟

الجواب مخلوق پر رزق کی تقسیم کا ذمہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے دنیا میں جنگوں کا وقوع زلزلوں کا آنا مخلوق کا زمین میں دھنسا آسمانی بجلی کے جلانے کا کام حضرت جبریل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے اور لوگوں کے اعمال کرنے کا حساب آسمان دنیا کے فرشتے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے اور دنیا میں مصائب و آلام کی فہرست ملک الموت علیہ السلام کے سپرد کی جاتی ہے۔

(ص ۱۲۸ - ۱۶ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۵ - معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں انبیاء اور رسولوں کی کتنی کتنی صفیں تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دائیں بائیں کون کونسے پیغمبر تھے؟

الجوب معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کرائی آپ کی اقتداء میں تمام نبیوں نے نماز ادا کی تمام نبیوں اور رسولوں کی سات صفیں بنائی گئیں پہلی تین صفیں رسولوں کی تھیں اور آخری چار صفیں نبیوں کی تھیں عین حضور علیہ السلام کے پیچھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے

دائیں بائیں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام تھے
(ص ۹۵ - ۱۶ - تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۶ - ہر انسان پر دو فرشتے کراما کاتبین مقرر ہیں جو اس کے اعمال لکھتے ہیں انسان کی وفات کے بعد یہ فرشتے کہاں چلے جاتے ہیں؟

الجواب حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندے پر دو فرشتے مقرر کیے ہیں جو اس کے اعمال لکھتے ہیں جب خدا کا بندہ مرجاتا ہے تو دونوں فرشتے آسمان پر چڑھنے کی اجازت مانگتے ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے آسمان ملائکہ سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح بیان کر رہے ہیں وہ دونوں عرض کرتے ہیں یا اللہ ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت دی جائے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے زمین بھی میری تسبیح پڑھنے والے فرشتوں سے بھری ہوئی ہے پھر عرض کرتے الٰہی ہم کہاں رہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر میری تکبیر میری تہلیل اور میری تسبیح پڑھتے رہو اور یہ اعمال میرے بندے کے اعمالنامے میں قیامت لکھتے رہو۔

(ص ۱۲ - ۱۷ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۷ - چیونٹی' ہدہد' مینڈک' شہد کی مکھی' صرد پرندہ ان کو نبی کریم نے قتل سے منع فرمایا ہے۔ ممانعت کی کیا کیا وجوہات ہیں۔

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے چیونٹی کو قتل کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ظلم کی نفی کی اس نے کہا **لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ وھم لا یشعرون** کہیں حضرت سلیمان اور ان کا لشکر

تمہیں بے خبری میں پاؤں تلے روند نہ ڈالیں یعنی وہ جان بوجھ کر ایسا نہ کریں گے کیونکہ جان بوجھ کر روندنا ظلم ہے اور جہاں تک ہدہد کا تعلق ہے اس کو قتل کرنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت سیلمان علیہ السلام کے لئے زیر زمین پانی کی نشاندہی کر دیا کرتا تھا نیز حضرت سیلمان علیہ السلام نے اس کو اپنا خط دے کر بلقیس کی طرف بھیجا تھا۔

مینڈک کو قتل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرور میں ڈالا گیا تو یہ آگ پر پانی ڈال کر اسے بجھانے کی کوشش کرتا تھا

(ص ۲۷۰۔ ۷ قرطبی)

شہد کی مکھی کو قتل کرنے کی ممانعت یہ ہے کہ یہ شہد پیدا کرتی ہے جو انسان کے لئے باعث شفا ہے نیز یہ نبی کریم پر درود پڑھتی ہے

صرد کو قتل کرنے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے لئے چلے تو یہ پرندہ آپ کے ساتھ تھا جس جگہ اب کعبہ واقع ہے وہاں پہنچ کر اس پرندے نے کہا اے ابراہیم کعبہ یہاں تعمیر کرو۔

(ص ۱۷۲۔ ۱۳ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۸۔ کیا وجہ ہے کہ چاند کی روشنی آفتاب کی روشنی سے کم ہے؟

الجواب حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا خدا تعالیٰ نے آفتاب اور مہتاب کو ستر ستر حصے نور عطا کیا خدا تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ چاند پر اپنا پر مارو اور اس نے چاند پر اپنا پر مارا تو چاند میں ایک حصہ نور رہ گیا اور سورج میں ایک سو انتالیس حصہ نور ہو گیا چاند پر دھبے جبریل کے پر مارنے کی وجہ سے ہیں

(ص ۲۲۷۔ ۱۰ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر۴۹۔ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا مٹی آگ سے افضل ہے افضلیت کی وجوہات کیا ہیں؟

الجواب مٹی میں سکون وقار حلم حیا اور صبر کا وصف ہے جس کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام میں توبہ تواضع اور تضرع کی صفت پیدا ہوئی اور ان باتوں کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر مغفرت اور ہدایت کا تاج سجایا گیا

اور آگ میں طیش ہے حدت اور بلندی ہے اور اضطراب ہے ان امور کی بنا پر ابلیس میں تکبر اور گناہ پر اصرار کا وصف پیدا ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاکت لعنت شقاوت اور عذاب کا مستحق ہو گیا۔

(ص ۱۷۱۔ ۷ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر۵۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ کیوں مارا؟

الجواب حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ

ان اللہ لا یقبض روح نبی حتی یخیرہ

ترجمہ بے شک خدا تعالیٰ نبی کی روح قبض نہیں کرتا جب تک کہ اس کو دنیا اور آخرت میں اختیار نہ دیا جائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں انہوں نے آپ کو دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار نہیں دیا آپ نے اسے نبی کی بارگاہ کا ادب سکھانے کے لئے طمانچہ مارا پھر جب دوسری مرتبہ آپ کے پاس آئے تو آپ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا آپ نے خدا کی ملاقات کو پسند کرتے ہوئے موت کو اختیار فرمایا اور اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی

(ص ۱۳۲-۶ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر۱۵۔ کون کون سے نبیوں نے ہمارے نبی کریم علیہ السلام کی امتی بننے کی تمنا کی؟

الجواب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولیٰ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے امتی بننے کی تمنا کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

ایک مرتبہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کو آگاہ کر دو جو بھی مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انکار کرتا ہو گا تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اگرچہ وہ میرا خلیل ابراہیم اور میرا کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں حضرت موسیٰ نے عرض کی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کون ہے فرمایا اے موسیٰ قسم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی

ما خلقت خلقا اکرم علی منه کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموات والاض والشمس والقمر بانفی الف سنة و عزتی و جلالی ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها محمد (صلی اللّٰه علیه و آله و سلم) ورمته

ترجمہ میں نے ان سے بڑھ کر افضل مخلوق پیدا نہیں کی میں نے زمین و آسمان شمس و قمر کی پیدائش سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور مجھے میرے عز و جلال کی قسم جنت تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) اور انکی امت داخل جنت نہ ہو جائے

حضرت موسیٰ نے عرض کی امت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کون ہے فرمایا اس کی امت حمد کرنے والی ہے جو ہر نشیب و فراز اور ہر حال میں اللہ کی حمد بیان کرے گی وہ

اپنی کمر کو باندھیں گے وضو کریں گے دن کو روزہ رکھیں گے رات کو تہجد پڑھیں گے ان سے تھوڑا عمل قبول کرونگا اور کلمہ شہادت کے بدلے ان کو جنت میں داخل کرونگا عرض کی اس امت کا مجھے نبی بنادے فرمایا اس امت کا نبی انہیں میں سے ہو گا۔

قال اجعلنی من امۃ ذالک النبی ترجمہ عرض کی مجھے اس نبی کی امت سے بنادے فرمایا اے موسیٰ تیرا زمانہ پہلے ہے وہ امت بعد میں ہو گی لیکن تجھے اور اس امت کو دار الخلد میں جمع کردوں گا

(ص ۳۷۶ - ۳ حلیۃ الاولیا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ طہارت کا سامان لئے نکلا ایک ندا دینے والی آواز آئی حصور نے فرمایا اے انس سن میں نے سنا کہ وہ ندا دینے والا کہہ رہا ہے اے اللہ مجھے خوف سے نجات دے رسول خدا نے فرمایا کاش یہ اس کے ساتھ والی بات بھی کرتا وہ آدمی حضور علیہ السلام کے ارادے سے آگاہ ہوا اور اس نے کہا اے اللہ مجھے اپنے صالح بندوں کا شوق عطا کر نبی کریم نے فرمایا اے انس سامان طہارت رکھ دو اور اس ندا دینے والے کے پاس جا اور کہہ کہ رسول اللہ لے لئے دعا کرو کہ جس کام کے لئے خدا نے ان کو مبعوث فرمایا ہے وہ کام بخوبی سر انجام پا جائے اور اس کی امت کے لئے دعا مانگو کہ جو کچھ نبی کریم ان کے لئے لائے وہ احسن طریقے سے ان سے لے لیں اس نے مجھ سے پوچھا تجھے کس نے بھیجا ہے میں نے یہ بات بتانی مناسب نہ سمجھی اور نہ ہی میں نے اس بات کے بتانے کی نبی پاک سے اجازت لی تھی میں نے اس سے کہا مجھے کس نے بھیجا ہے یہ بات آپ کو نقصان نہ پہنچائے گی آپ تو بس دعا کردیں اس نے انکار کردیا اور کہا دعا نہ کروں گا جب تک تو یہ بتائے کہ تجھے کس نے بھیجا ہے میں رسول کریم کی بارگاہ میں واپس آ گیا اور عرض کی اس نے دعا کرنے سے انکار کردیا وہ کہتا ہے پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے حضور نے فرمایا جاؤ اس نے کہا کہ میں رسول پاک کا فرستادہ ہوں چنانچہ میں نے اس سے کہا تو اس نے جواب دیا رسول خدا کے فرستادہ کے لئے مرحبا میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ رسول خدا کی

بارگاہ میں حاضری دوں میری طرف سے رسول خدا کو سلام کہو اور کہو یا رسول اللہ حضرت خضر علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو نبیوں پر اس طرح فضیلت دی ہے جیسے رمضان کے مہینے کو تمام مہینوں پر اور آپ کی امت کو تمام امتوں پر اس طرح فضیلت دی ہے جیسے جمعہ کے دن کو تمام دنوں پر حضرت انس فرماتے ہیں جب میں حضرت خضر علیہ السلام کو چھوڑ کر واپس ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام کو یہ دعا مانگتے سنا

اللھم اجعلنی من ھذہ الامۃ

اے اللہ مجھے اس امت میں سے بنا دے

(ص ۴۳۷۔ اکتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے دوران سفر ہم نے آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے

اللھم اجعلنی من امۃ المرحومۃ المغفور لھا المتوب علیھا المستجاب لھا

ترجمہ اے اللہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے بنا دے وہ امت جس پر تری رحمت نازل ہوتی ہے جس کے لئے تیری مغفرت ہے جس کی توبہ قبول ہے اور جس کی دعا قبول ہے۔

حضور نے فرمایا اے انس دیکھو یہ آواز کیسی ہے میں پہاڑ میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہیں اور کپڑے بھی سفید ہیں جب اس نے مجھے دیکھا کہا کیا تو نبی کریم کا فرستادہ ہے میں نے کہا ہاں کہا جاؤ واپس جا کر ان کو میرا سلام کہو اور انہیں کہو آپ کا بھائی الیاس آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے پس میں اس کے ہمراہ نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب ہم نبی کریم کے قریب پہنچے تو حضور علیہ السلام آگے آئے اور میں علیحدہ ہو گیا دونوں (پیغمبروں) نے دیر تک باتیں کیں۔ پھر ان پر آسمان سے دسترخوان نازل ہوا انہوں نے مجھے بھی اس کھانے میں شامل کر لیا میں نے بھی ان کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا کھانے کے بعد میں پھر علیحدہ ہو گیا ایک بادل آیا اور وہ

حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں ان کے سفید کپڑوں کو دیکھ رہا تھا میں نے نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی میرے ماں باپ آپ قربان ہو جائیں یہ کھانا جو ہم نے کھایا کیا یہ اس پر آسمان سے نازل ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں نے اس بارے میں حضرت الیاس علیہ السلام سے دریافت کیا تھا انہوں نے فرمایا ہر چالیس روز کے بعد جبرئیل یہ کھانا لے کر آتے ہیں اور ہر سال آپ زمزم پینے کو اور میں نے اکثر دیکھا کہ آپ زمزم کے کنویں سے ڈول بھر کر پیتا ہے اور اکثر مجھے بھی پلاتا ہے

(ص ۱۱۶ - ۱۵ تفسیر قرطبی)

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایک بلند پہاڑ پر سیرو سیاحت فرمارہے تھے کہ اچانک آپ نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک پتھر ہے جو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے اس کے اردگرد پھر کر دیکھا اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے اس سے بھی عجیب چیز دکھاؤں عرض کی ہاں اتنے میں وہ پتھر پھٹ گیا اس میں سے ایک بوڑھا آدمی نکلا جس پر بالوں کا لباس تھا اور اس کے سامنے ایک ڈنڈا تھا ہاتھ میں انگور اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا آپ نے پوچھا اے بوڑھے یہ کیا ہے عرض کی یہ میرا روزانہ کا رزق ہے پوچھا کب سے یہ عبادت کر رہے ہو اس پتھر میں کہا چار سو سال ہو گئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اس سے افضل مخلوق بھی تو نے پیدا کی ہے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کا ایک آدمی جو شب برات میری عبادت کریگا اس کی عبادت کا ثواب اس کی چارسو سالہ عبادت سے زیادہ ہو گا

فقال عیسیٰ علیہ السلام لیتنی کنت من امۃ محمد (علیہ السلام)

ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ الاسلام نے کہا کاش میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے ہوتا

(ص ۲۵۵ درۃ الناصحین)

سوال نمبر ۵۲۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کو دریا میں غرق کر دیا اس کی وجہ کیا تھی؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرعون کے زمانے میں دریائے نیل خشک ہو گیا فرعون کی رعایا آئی اور کہا اے بادشاہ ہمارے لئے نیل جاری کر اس نے جواب دیا میں تم سے راضی نہیں وہ لوگ چلے گئے پھر آ کر کہا اے بادشاہ ہمارے لئے دریائے نیل جاری کر اس نے کہا میں تم سے راضی نہیں وہ پھر چلے گئے پھر آئے اور کہا اے بادشاہ چوپائے ہلاک ہو گئے اور کنواریاں ہلاک ہو گئیں اگر تو دریائے نیل جاری نہ کرے گا تو ہم کسی اور کو معبود بنا لیں گے اس نے کہا ایک کھلے میدان میں نکل چلو وہ سارے لوگ کھلے میدان کی طرف آ گئے یہ ان سے علیحدہ ہو کر ایسی جگہ پہنچا جہاں وہ اسے نہ دیکھ سکتے تھے نہ اس کا کلام سن سکتے تھے اس نے اپنا رخسار زمین پر لگا لیا اور انگشت شہادت سے اشارہ کر کے کہا اے اللہ میں ایک ذلیل غلام کی طرح جو اپنے آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تیری طرف نکل کر آیا ہوں اور مجھے علم ہے کہ تو سب کچھ جانتا ہے مجھے معلوم ہے کہ دریائے نیل تیرے سوا کوئی جاری نہیں کر سکتا اے اللہ اسے جاری کر دے

خدا تعالیٰ نے دریائے نیل اس تیزی سے جاری کیا کہ اس سے قبل جاری نہ ہوا تھا لوگ فرعون کے پاس آئے اس نے ان سے کہا میں نے تمہارے لئے نیل جاری کر دیا ہے سارے لوگوں نے فرعون کو سجدہ کیا پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لائے اور کہا اے بادشاہ میرے غلام پر مجھے عزت دے فرعون نے پوچھا اس کا قصہ کیا ہے جبریل نے کہا میرا ایک غلام ہے جس کو میں نے اپنے دوسرے غلاموں پر حاکم بنا رکھا ہے اور اپنے خزانوں کی کنجیاں اسے سونپ رکھی ہیں وہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے اور میرے دشمن سے محبت کرتا ہے فرعون نے کہا غلام بہت برا غلام ہے اگر اس پر مجھے قابو حاصل ہو جائے تو میں اسے دریائے قلزم میں غرق کر دوں جبریل نے کہا اے بادشاہ یہ بات مجھے لکھ

دو اس نے کاغذ اور دوات منگوائی اور لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کا مخالف ہو اور اس کے دشمن سے محبت کرے اور اس کے دوست سے دشمنی کرے اسے دریائے قلزم میں غرق کر دیا جائے جبریل نے کہا اے بادشاہ اس پر مہر لگا دو فرعون نے مہر لگا دی پھر وہ تحریر جبریل نے کے حوالے کر دی جب فرعون دریائے قلزم میں غرق ہونے لگا تو جبریل اس کی تحریر اس کے سامنے کر دی اور کہا کہ یہ تیرا ہی فتویٰ ہے جس کے مطابق تجھے اس دریا میں غرق کیا جا رہا ہے۔

(ص ۱۳۳۔ ۴ شعب الایمان، ص ۳۷۸۔ ۸ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۵۳۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے کفار سے جہاد کیا آپ کے لئے سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا اس حبس شمس میں حکمت کیا تھی؟

الجواب اس حبس شمس میں حکمت یہ تھی کہ ان کی شریعت میں ہفتہ کے دن جہاد حرام تھا حضرت یوشع علیہ السلام اریحا کے مقام پر جمعہ کے دن کفار سے جہاد کر رہے تھے شام ہونے والی تھی لیکن ابھی کفار پر فتح حاصل نہ ہوئی آفتاب غروب ہوتے ہی ہفتہ شروع ہونے والا تھا اس لئے آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا مانگی الٰہی سورج کو غروب ہونے سے روک دے تاکہ ہم مکمل فتح سے ہمکنار ہو سکیں ورنہ تو دشمن کو فائدہ پہنچے گا اور ہمیں جانی اور مالی نقصان سے دو چار ہونا پڑیگا خدا تعالیٰ نے آپکی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کے لئے حبس شمس کر دیا گیا

(ص ۱۳۱۔ ۶ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۵۴۔ بطور خرق جو کام نبی کے ہاتھ پر سرزد ہو وہ معجزہ کہلاتا ہے معجزہ کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟

الجواب شرائط معجزہ پانچ ہیں تفصیل ملاحظہ ہو۔

شرط اول

معجزہ ایسا کام ہے جس کو خدا کے سوا کوئی دوسرا انسان سرانجام نہ دے سکے سوائے نبی اور رسول کے کیونکہ اگر نبی کے علاوہ کوئی اور انسان بھی وہ کام کر سکے گا تو پھر یہ معجزہ نہ ہو گا معجزہ کے لئے ضرور ہے کہ اس کے مقابلے سے عقل عاجز آ جائے

مثال = جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو اپنے ساتھ لیکر دریائے قلزم کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ دریا کی طغیانی پورے جوبن پر ہے اور خوب موجزن ہے بنی اسرائیل نے سوچا کہ ہمارے پاس اتنی کشتیاں بھی نہیں کہ ان پر سوار ہو کر فورا دریا پار کر جائیں اتنے میں فرعون کا لشکر بھی آ گیا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی اب ہم کیا کریں آگے دریا وہ بھی دشمن پیچھے فرعون وہ بھی دشمن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا گھبراؤ نہیں خدا کی اعانت میرے ساتھ ہے اسی اثنا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ دریا میں اپنا عصا مارو آپ نے ایسا کیا تو خدا نے دریا میں بارہ راستے پیدا فرما دئے ہوا اور سورج نے ان راستوں کو خشک کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ان راستوں میں داخل ہو گئی پھر قوم کے مطالبے پر خدا تعالیٰ نے پانی کی دیواروں میں روشندان بنا دئے اس طرح قوم موسیٰ دریا پار کر گئی لیکن جب فرعون اور فرعونی ان راستوں پر آئے تو خدا نے پانی کی دیواروں کو ملنے کا حکم دے دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون اور فرعونی غرق ہو گئے

(ص ۲۳۴۔ا تفسیر عزیز خلاصہ)

شرط دوم

معجزہ خلاف عادت کام کو کہتے ہیں اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میری نبوت کی دلیل یہ ہے

کہ آج کے دن کے بعد رات آئیگی یا آج آفتاب مغرب میں غروب ہو گا یا کل مشرق سے طلوع کریگا تو یہ معجزہ نہیں اس لئے کہ آفتاب کی عادت یونہی جاری ہے مشرق سے نکلتا ہے مغرب میں غروب ہوتا ہے دن کے بعد رات آتی ہے۔

مثال۔ عصائے موسوی اژدھا بن جاتا تھا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا فرعون کے دربار میں زمین پر ڈالا تو وہ اتنا بڑا اژدھا بن گیا کہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان اسی ہاتھ کا فاصلہ ہو گیا اور زمین سے ایک میل بلند ہو کر اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اپنا نچلا جبڑا فرعون کے محل کی جڑ میں اور دوسرا جبڑا محل کے اوپر رکھا فرعونیوں نے یہ منظر دیکھا ان میں بھلدڑ مچ گئی اس بھگدڑ میں پچیس ہزار آدمی مر گئے فرعون اتنا خوفزدہ ہوا کہ کہنے لگا اے موسیٰ تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے تجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اس کو پکڑ لے میں تجھ پر ایمان لے آؤں گا اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دونگا آپ نے اسے پکڑ لیا تو وہ دوبارہ عصا بن گیا۔

(ص ۷۵۔ ۵ زرقانی، ص ۲۵۱۔ البدایہ والنہایہ)

شرط سوم

مدعی نبوت خدا سے جس قسم کی نشانی دکھانے کی درخواست کرے وہ نشانی خدا اس کی مرضی کے مطابق دکھاوے خواہ چیز کی ہیئت بدلتی ہو۔

مثال۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا اور اس کا منہ باندھ کر دعا فرمائی اور صحابہ کرام کو عطا فرما دیا جب ان صحابہ کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے اس کا منہ کھولا تو وہ نہایت عمدہ تازہ دودھ تھا اس کے منہ پر جھاگ تھی

(ص ۲۲۰۔ الطبقات ابن سعد)

شرط چہارم

مدعی نبت کی مرضی کے مطابق نبوت کام ہو اگر مرضی کے خلاف ہو گا تو دعوائے

نبوت باطل ہو گا

مثال ۔ مسلیمہ کذاب نے ایک آدمی کی درازی عمر کی دعا کی وہ فورا مر گیا ایک آدمی کی آنکھوں میں روشنی کی دعا مانگی وہ فورا اندھا ہو گیا جب اس نے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کلی کر کے ایک کنویں میں ڈالی تو اس کا پانی زیادہ ہو گیا اور میٹھا بھی ہو گیا تو مسیلمہ کذاب نے بھی ایسا ہی کیا کہ کلی کر کے ایک کنویں میں ڈالی تو اس کا سارا پانی زمین میں اتر گیا لوگ ایک بچے کو اس کے پاس لائے اس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا وہ لڑکا بالکل گنجا ہو گیا

(ص ۵۲۷ ۔ ۲ مدراج النبوت)

شرط پنجم

مدعی نبوت جو کام خلاف عادت بطور معجزہ دکھائے وہ کام کوئی اور نہ کر سکے اس کی مثال ناپید ہو ۔

مثال ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مشرکین مکہ کے سامنے قرآن کی تلاوت فرمائی تو انہوں نے اس کے کلام الٰہی ہونے کا انکار کیا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی زبان سے ایک عام اعلان کرایا

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ۔

ترجمہ اے محبوب تم اعلان کر دو کہ اگر ساری دنیا کے انسان اور جن ایک دوسرے کے مددگار بن کر ایسا قرآن لانے کی کوشش کریں تو اسکی مثل قرآن نہیں لا سکتے ۔

ایک جگہ فرمایا

قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات و ادعو امن اشطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین

ترجمہ تم فرما دو قرآن جیسی بنی ہوئی دس صورتیں ہی لاؤ اور خدا کے سوا جس کو چاہو

بلا لو اگر تم سچے ہو

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو ان کنتم بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللّٰہ کنتم صادقین

ترجمہ = اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے یہ ہماری ہے یا نہیں تو اس کی مانند ایک ہی سورت بنالاؤ اور اپنے سارے ہم نواؤں کو ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس کی چاہو مدد لے لو اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ

ایک اور مقام پر آسان تریں چیلنج ان الفاظ میں دیا

فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین

ترجمہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن جیسی ایک بات ہی کر کے دکھاؤ

سوال نمبر ۵۵۔ وہ کون کونسی آیات ہین جو معلقات بالعرش ہیں؟

الجواب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہ آیات عرش الٰہی سے متعلق ہیں ان کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں

ا سورہ فاتحہ ب آیتہ الکرسی

ج اشہد اللہ انہ لا الہ الا ھو.... الخ د قل الھم مالک الملک... الخ

(ص ۱۱۱ - ا تفسیر قرطبی)

۵۶۔ حضرت آدم حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی پانچ خصوصیات ہیں وہ کون کونسی ہیں؟

الجواب حضرت آدم علیہ السلام کی خصوصیات۔

ا خدا تعالیٰ نے اپنے ید قدرت سے آپ کو اچھی شکل میں پیدا کیا

ب تمام چیزوں کے نام کا علم عطا کیا

ج خدا تعالیٰ نے آپ کو مسجود (ملائکہ بنایا)

د جنت میں سکونت دی

ن ۔ نسل انسانی کا باپ بنایا

حضرت نوح علیہ السلام کی خصوصیات۔

ا ۔ آپ کو آدم ثانی ہونے کا شرف حاصل ہے کیونکہ طوفان میں سب غرق ہو گئے صرف آپ کی اولاد دباقی بچی

ب آپ کی عمر بہت لمبی ہوئی اور حضور علیہ السلام کی حدیث ہے خوش قسمت وہ انسان جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال نیک ہوں۔

ج ان کی دعا کفار اور مومنین کے حق میں قبول ہوئی

د آپ کشتی کے موجد ہیں اس میں سوار ہونے والے طوفان سے نجات پا گئے

ن آپ پہلے پیغمبر ہیں جنہوں نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیات

ا آپ جدالانبیاء ہیں ہزاروں نبی آپکی نسل سے ہوتے ہیں

ب خدا تعالیٰ نے آپ کو خلیل بنایا ہے

ج خدا تعالیٰ نے آپ پر نار نمرود کو گلزار کر دیا

د اللہ جل شانہ نے آپ کو لوگوں کا امام بنایا ..... انی جاعلک للناس اماما

ن خدا تعالیٰ نے آپ کو کئی باتوں سے آزمایا آپ نے سب کو پورا کر دیا خدا فرماتا ہے

و اذا بتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمھن الخ

(ص ۶۳ - ۴ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۵۷۔ وہ کونسا نبی ہے جسکی روح آسمان پر قبض کی گئی؟

الجواب حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کعب احبار سے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا ۔ **وَرفعناہ مکانا علیا** یعنی ہم نے ادریس کو بلند مکان میں اٹھالیا۔

حضرت کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو وحی کی کہ تجھ اکیلے کے نیک اعمال میری بارگاہ میں اس قدر آتے ہیں جتنے تمام بنی آدم کے حضرت ادریس علیہ السلام نے چاہا کہ میرے نیک اعمال میں اور بھی اضافہ ہو آپ کے پاس آپ کا ایک دوست فرشتہ آیا آپ نے اسے خدا کی وحی سے آگاہ فرمایا اور کہا کہ آپ ملک الموت سے بات کریں کہ وہ مجھے مہلت دے کہ میں نیک اعمال زیادہ کرلوں اس فرشتے نے آپ کو پروں پر اٹھالیا اور آسمان کی طرف چڑھ گیا جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو ان سے ملک الموت کی ملاقات ہوئی اس فرشتے نے ملک الموت سے مہلت کے بارے میں بات کی ملک الموت نے پوچھا حضرت ادریس علیہ السلام کہاں ہیں فرشتے نے کہا یہ .... میرے پروں پر ملک الموت نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں حضرت ادریس کی روح چوتھے آسمان پر قبض کروں میں نے خیال کیا تھا کہ وہ تو زمین پر ہیں انکی روح چوتھے آسمان پر کیسے قبض کروں پس ملک الموت نے اس وقت چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام کی روح کو قبض کیا۔

(ص ۴۲ - ۷ - ۱۶ تفسیر طبری)

سوال نمبر ۵۸ ۔ وہ پانچ خوش قسمت ہستیاں کون ہیں جن کی وفات کے بعد حضور علیہ السلام ان کی قبروں میں اترے؟

الجواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن پانچ خوش قسمت نفوس قدسیہ کی قبور میں اترے وہ یہ ہیں

ا حضرت خدیجۃ الکبریٰ انکی قبر مکہ معظمہ میں جنت المعلیٰ میں ہے اور اس قبر میں خود آقائے نامدار اترے ہیں

ب حضرت ام رومان ۔ یہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ہیں جن کی قبر میں سرور کونین اترے ہیں

ج حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکا تھا جو مسلمان ہو گیا تھا اور حضور علیہ السلام کی تربیت میں تھا جب وہ فوت ہوا تو حضور علیہ السلام اس کی قبر میں تشریف لے گئے ہیں

د عبد اللہ مزنی ذوالبجادین ۔ حضرت عبد اللہ ابھی بچے تھے والد کا انتقال ہو گیا چچا نے پرورش کی جوان ہوئے تو چچا نے مال دے کر الگ کر دیا حقانیت اسلام سے آگاہی ہوئی فتح مکہ کے بعد چچا سے مسلمان ہونے کی اجازت چاہی چچا ناراض ہوا اور کہا اسلام قبول کرنے کی صورت میں تجھ سے مال و دولت چھین لئے جائیں گے یہ سننا تھا کہ تمام مال دے دیا حتی کہ بدن کے کپڑے بھی اتار دئے اور ماں سے کہا اماں دربار نبوی میں حاضر ہونا چاہتا ہوں ستر پوشی کے لئے کپڑا دے دو ماں نے ایک کمبل دے دیا سیدھے مدینہ طیبہ دربار گوہر بار میں حاضر ہوئے مسجد نبوی میں بیٹھ گئے حضور سید عالم و عالمیان تشریف لائے اور پوچھا تم کون ہو عرض کی غریب مسافر عاشق جمال طالب ہدایت ہو کر حاضر ہوا ہوں میرا نام عبد العزیٰ ہے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے لقب ذوالبجادین ہے تم مسجد میں قریب ہی ٹھہرا کرو حضرت عبد اللہ اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے ایک مرتبہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ اونچی آواز سے تلاوت فرما رہے تھے فاروق اعظم نے ان کو روکنا چاہا حضور علیہ السلام نے فرمایا ان کو کچھ نہ کہو یہ تو اللہ اور رسول کے لئے سب کچھ چھوڑ کر آیا ہے غزوہ تبوک کے موقع پر عرض کی حضور دعا فرمائیں میں بھی شہید ہو جاؤں فرمایا جاؤ کسی درخت کا چھلکا لاؤ عبد اللہ چھلکا لائے تو حضور علیہ السلام نے [illegible] باندھ کر فرمایا ابھی میں کفار پر اس

کا خون حرام کرتا ہوں عرض کی حضور میں تو شہادت کی تمنا رکھتا ہوں فرمایا جب تم جنگ کی نیت سے نکلو گے تو تپ کے ساتھ موت آئے گی تو بھی شہید ہو گے چنانچہ ایک غزوہ میں تپ میں انتقال ہوا

بلال بن حارث فرماتے ہیں عبد اللہ مزنی کے دفن کا منظر عجیب تھا رات کا وقت تھا بلال کے ہاتھ میں چراغ ابو بکر و عمر عبداللہ مزنی کو قبر میں اتار رہے تھے خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قبر میں اترے قبر شریف پر اپنے ہاتھ سے اینٹیں رکھیں پھر یہ دعا فرمائی

اے اللہ آج شام تک میں اس سے خوش رہا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کاش اس قبر میں میں رکھا جاتا

ن ۔ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو حضور علیہ السلام تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے اے فاطمہ بنت اسد آپ میرے لئے میری والدہ کے بعد والدہ کے قائم مقام تھیں نبی کریم نے ان کو اپنا قمیص بطور کفن کے دیا جو غسل کے بعد ان کو پہنایا گیا پھر آپ نے اسامہ ابو ایوب انصاری عمر بن خطاب اور غلام اسود کو بلا کر قبر کھودنے کے لئے ارشاد فرمایا ان حضرات نے قبر کھو دی جب لحد بنانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے خود اپنے ہاتھ سے لحد تراش کر کے اس کی مٹی نکالی جب قبر تیار ہو گئی تو حضور قبر میں اتر کر لیٹ گئے اور فرمایا خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے خود زندہ ہے اس پر موت نہیں اے اللہ فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرمادے اس کو صحیح جواب سمجھادے اور اس کی قبر کو فراخ فرمادے میرے وسیلے سے اور سابق انبیاء کے توسل سے تو ارحم الراحمین ہے اور فاطمہ بنت اسد پر چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی پھر لحد میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور حضرت عباس اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اتارا

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا میں نے اپنا قمیص اس لئے دیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت میں داخل کریگا اور بہشتی حلہ پہنائیگا اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ قبر کی

وحشت جاتی رہے اور فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی کہ خدا نے فرمایا وہ جنتی ہے اور ستر ہزار فرشتوا نے ان کی نماز جنازہ پڑھی

(ص ۱۵۲۔ طبرانی اوسط ص ۸۹۸۔ وفاء الوفا۔ ص ۱۸۳۔ رحمتہ للعالمین)

سوال نمبر ۵۹۔ حضور علیہ السلام کی کون سی زوجہ ہے کہ جس کو تین پیغمبروں سے نسبت ہے؟

الجواب حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم صفیہ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نزدیک زیادہ عزت والی ہیں کیونکہ ہم ایک تو نبی کی ازواج ہیں دوسرے ان کے چچا کی بیٹیاں ہیں۔ جب اس بات کا علم حضرت صفیہ کو ہوا تو وہ رونے لگیں اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تشریف لے آئے دریافت فرمایا کیوں رو رہی ہو عرض کی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے یہ بات کی ہے فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے افضل کیسے ہو سکتی ہو میرے خاوند حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں حضرت ہارون علیہ السلام میرے باپ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے چچا ہیں

(ص ۲۲۹۔ ۲ ترمذی شریف)

سوال نمبر ۶۰۔ وہ کون سا شہر ہے جس کی زمین کو جبریل نے کعبہ کا طواف کرایا

الجواب جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے یہ دعا مانگی

و اذ قال ابراهیم رب اجعل هذا بلدا آمنا و ارزق اهله من الثمرات

ترجمہ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی اے میرے رب اس شہر کو

باعث امن بنادے اور یہاں کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق دے تو جبریل کو حکم ہوا وہ اپنے پروں پر ملک شام سے کچھ زمین اٹھا کر لے آئے اور اسے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کرایا اور پھر اسے مکہ مکرمہ سے چند میل دور دو پہاڑوں پر رکھ دیا اس لئے اس کا نام طائف ہو گا عرب جیسے گرم اور خشک ملک میں مکہ معظمہ کے بالکل قریب ہی وہ جگہ بھی رکھ دی گئی جہاں کی ہوا خود سرد رہتی ہے اور قسم قسم کی نفیس میوے بکثرت پیدا ہوتے ہیں جس سے مکہ مکرمہ کی منڈی پھلوں سے بھری رہتی ہے

(ص ۶۸۷۔ا۔ اشرف التفاسیر' ص ۱۶۷۔ تفسیر عزیزی' ص ۹۰ شفا الغرام)

سوال نمبر ۶۱۔ وہ کون سے سات مقامات ہیں جہاں نماز جائز نہیں؟

الجواب مندرجہ ذیل سات مقامات پر نماز جائز نہیں

کعبہ کی چھت ' مقبرہ ' کوڑے کرکٹ کا ڈھیر' جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ ' حمام ' اونٹوں کا باڑہ اور راستے کے بیچ میں

(ص ۱۱۶۴ شفا الغرام)

سوال نمبر ۶۲۔ کس کس نبی کی زبان عربی تھی؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پانچ انبیاء علیہم السلام کی زبان عربی تھی۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

۲۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام

۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام

۴۔ حضرت صالح علیہ السلام

۵۔ حضرت ہود علیہ السلام

(ص ۱۳۔ ۲ شفا الغرام باخبار البلد الحرام)

سوال نمبر ۶۳۔ وہ کونسا پانی ہے جو نہ زمین سے نکلتا ہے نہ آسمان سے برستا ہے ایسے ہی پانی کی ایک شیشی بلقیس نے حضرت سلیمان کو بھیجی تھی؟

الجواب وہ پانی جو نہ تو زمین سے نکلتا ہے نہ آسمان سے برستا ہے وہ پسینہ ہے چنانچہ بلقیس نے اپنے گھوڑوں کو گرمی میں دوڑایا ان کو پسینہ آیا اس پسینے کو لیکر ایک شیشی میں ڈالا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا

(روض الریاحین ص ۱۱۱)

سوال نمبر ۶۴۔ وہ کون سے دو درخت جن کی شاخوں کا کاٹو تو پانی نکلتا ہے ایک شاخ کو دوسری شاخ پر رگڑو تو آگ نکلتی ہے؟

الجواب عرب میں دو درخت پائے جاتے ہیں جن میں ایک کا نام مرخ دوسرے کا نام عفار ہے دونوں کی شاخون کو کاٹو تو پانی نکلتا ہے اور اگر ایک شاخ کو دوسری شاخ پر رگڑو تو آگ نکلتی ہے خدا تعالیٰ کی کمال قدرت ہے کہ شاخوں کا پانی آگ کو نہیں بجھاتا اور شاخوں میں پوشیدہ آگ لکڑی کو نہیں جلاتی

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

الذی جعل لکم من الشجر الا خضر نارا فاذا انتم منہ تو قدون

ترجمہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سرسبز و شاداب درخت سے آگ پیدا کی جبھی تم اسے سلگاتے ہو۔

(ص ۲۱۳۸ - ۲۳ - اردو ترجمہ روح البیان)

سوال نمبر ۶۵ - خدا تعالیٰ کی معلومات کتنی اقسام کی ہیں اور کونسی ہیں؟

الجواب اللہ تعالیٰ کی معلومات چار اقسام کی ہیں۔

ا۔ تمام موجودات جو ماضی حال اور استقبال کسی بھی زمانے میں بالفعل موجود ہونگے۔

ب۔ تمام معدومات جو کسی بھی زمانے میں موجود نہیں ہوئے۔

ج۔ جو موجود ہیں وہ اگر موجود نہ ہوتے بلکہ حالت عدم میں ہوتے ان کا کیا حال ہوتا

د۔ جو ازل ابدا معدوم ہیں وہ اگر موجود ہوتے تو کس طرح ہوتے۔

(ص ۳۶۴ - ۴ تفسیر کبیر)

سوال نمبر ۶۶ - عبد اللہ ابن ابی رئیس المنافقین کے مرنے پر نبی کریم علیہ السلام نے اسے اپنا کرتہ دیا اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا۔؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب منافقوں کا سردار عبد اللہ بن ابی مرض وفات میں مبتلا ہوا تو حضور علیہ السلام علیہ السلام اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس نے آپ کی بارگاہ میں گذارش کی میری وفات کے بعد میری نماز جنازہ بھی پڑھیں اور میری قبر پر کھڑے بھی ہوں بعدازاں اس نے حضور کی قمیص منگوائی حضور نے دو عدد قمیص زیب تن فرما رکھیں تھی اوپر والی قمیص اتار کر بھیج دیا اس نے وہ واپس کر دیا اور کہا مجھے وہ قمیص دیں جو جسد اقدس کے ساتھ لگا ہوا ہے تاکہ میں اسے بطور کفن استعمال کروں حضرت عمر نے عرض کی آپ ایک پلید اور ناپاک انسان کو قمیص دے رہے ہیں سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میرے قمیص کا اسے فائدہ نہ ہوگا البتہ میری قمیص کی برکت سے ایک ہزار منافق مخلص مومن بن جائیں گے منافق ہمیشہ عبد اللہ

بن ابی کے پاس موجود رہتے تھے انہوں نے جب دیکھا اس نے نبی کی قمیص سے نفع حاصل کرنا چاہا تو وہ ایک ہزار منافق مخلص مومن بن گے۔

(ص ۲۸۲ ۔ ۴ تفسیر کبیر' ص ۴۰ ۔ ۴ مرقاۓ)

سوال نمبر۶۷ ۔ وہ دس اشیاء کون سی ہیں جن کو قرآن نے نور کہا ہے

الجواب مندرجہ ذیل دس اشیاء کو قرآن نے نور کہا ہے

۱ ذات خداوندی اللّٰہ مور السموت والارض

۲ رسول خدا ۔ قد جاء کم من اللّٰہ نور و کتاب مبین

۳ قرآن ۔ واتبعوا النور النی انزل محہ

۴ ایمان ۔ یریدون ان یطفو نور اللّٰہ بافواھھم

۵ عدل ۔ واشرقت الارض بنور ربھا

۶ چاند کی روشنی ۔ وجعل القمر نورا

۷ دن ۔ وجعل الظلمات والنور

۸ بیناء ۔ انا انزنا التوراۃ فیھا ھدی و نور

۹ انبیاء نور علی نور

۱۰ معرفت ۔ مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح

(ص ۲۶ ۔ ۶ تفسیر کبیر)

سوال نمبر۶۸ ۔ مرد کو مرد سے عورت کو عورت سے مرد سے اور مرد کو عورت سے کونسے اعضاء پردے میں رکھنے چاہئیں؟

الجواب پردے کی چار اقسام ہیں

۱ مرد کا مرد سے پردہ ۔

۲ عورت کا عورت سے پردہ۔

۳ عورت کا مرد سے پردہ۔

۴ مرد کا عورت سے پردہ۔

تفصیل ملاحظہ ہو

نمبرا مرد کا مرد سے پردہ

مرد مرد کی ناف سے لیکر گھٹنے تک کے علاوہ باقی سارے بدن کو دیکھ سکتا ہے اور امام اعظم کے نزدیک گھٹنہ پردے میں شامل ہے امام مالک کے نزدیک ران پردے میں شامل نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ران بھی پردے کی جگہ ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حذیفہ اپنی ران سے کپڑا ہٹائے مسجد میں بیٹھے تھے کہ نبی کریم کا گزر ہوا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنی ران پر کپڑا ڈال لو یہ پردہ کی جگہ ہے اور حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے فرمایا اے علی نہ تو اپنی ران کو ننگا کرنا اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کی ران بے پردہ دیکھنا

اگر کسی مرد کا دوسرے مرد کا چہرہ یا سارا بدن دیکھنے میں شہوت یا فتنے کا اندیشہ ہو مثلاً خوبصورت بغیر داڑھی کے لڑکا ہے تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ مرد مرد کے ساتھ ایک چارپائی پر سوئے اگرچہ دونوں چارپائی کے ایک ایک کنارے پر ہوں کیونکہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑا میں اکٹھی ہو اور مرد کا مرد کے ساتھ بغلگیر ہونا مکروہ ہے اور چہرہ چومنا بھی مکروہ ہے ہاں اپنے بیٹے کو شفقت کی بناء پر چوم سکتا ہے اور مصافحہ کرنا مستحب ہے جیسے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے کیا اس کے لئے وہ جھک جائے فرمایا نہیں عرض کیا اس کو چوم لے فرمایا نہیں عرض کی کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہاں

نمبر۲۔ عورت کا عورت سے پردہ

عورت کا عورت سے پردہ اسی طرح ہے جیسے مرد کا مرد سے پردہ یعنی ناف سے لے کر گھٹنے تک کے سوا بقیہ سارا بدن ایک عورت دوسری عورت کا دیکھ سکتی ہے لیکن اگر فتنے کا خوف ہو تو باقی سارا بدن بھی دیکھنا ناجائز ہے کافر عورت مسلمان عورت کا جسم نہیں دیکھ سکتی کیونکہ وہ دین میں اجنبی ہے۔

عورت کا مرد سے پردہ

ایک لحاظ سے عورت کی تین حیثیتیں ہیں

ا اجنبیہ عورت

ب محرم عورت

ج بیوی یا کنیز

ا اگر عورت اجنبیہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں آزاد عورت یا کنیز اگر وہ آزاد عورت ہے تو اس کا سارا بدن پردے کی جگہ ہے سوائے چہرے اور ہاتھ کے باقی جسم کے کسی حصے کو دیکھنا جائز نہیں کیونکہ خرید و فروخت میں چہرے کا دیکھنا اور چیز کے لینے دینے میں ہاتھ کا دیکھنا ناگریز ہے چہرے اور ہاتھ کا دیکھنا جائز ہے اس کی تین اقسام کے احکام حسب ذیل ہیں

نمبر۱۔ چہرہ اور ہاتھ دیکھنے میں نہ کوئی غرض ہو نہ کوئی فتنہ۔

نمبر۲۔ چہرہ اور ہاتھ کے دیکھنے میں فتنہ نہ ہو کوئی غرض ہو

نمبر۳۔ چہرہ اور ہاتھ کے دیکھنے میں فتنہ بھی ہو اور غرض بھی ہو

پہلی قسم

ارادہ کے ساتھ اجنبیہ کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے جب کہ کوئی غرض نہ ہو اور اگر اچانک اس پر نظر پڑھ جائے تو نظر پھیر لے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے

قل للمومنين يغضوا من ابصارهم ترجمہ مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور بعض علماء نے یہ فرمایا کہ اگر فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو ایک مرتبہ دیکھ لینا جائز ہے امام اعظم نے فرمایا بار بار دیکھنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنه مسوه

ترجمہ بے شک کان آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائیگا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا اے علی ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو پہلی نظر تمہاری ہے اور دوسری تمہاری نہیں یعنی پہلی نظر پر پکڑ نہیں دوسری پر مواخذہ ہو گا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سوال کیا اچانک نظر کا کیا حکم ہے فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔

دوسری قسم

یعنی عورت کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنے میں کوئی غرض ہو لیکن فتنہ نہ ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تو اسے دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی حضور علیہ السلام نے فرمایا تو نے اسے دیکھ لیا ہے میں نے عرض کی میں نے اسے دیکھا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ یہ دیکھ لینا تم دونوں کے لئے ہمیشہ مل جل کر رہنے میں مدد و معاون ہو گا معلوم ہوا

نکاح کی غرض سے کسی عورت کے چہرے اور ہاتھ کو دیکھ لینا جائز ہے۔

دوسری صورت جب کسی کنیز کو خریدنے کا ارادہ ہو تو اس کے پردے کی جگہ کے علاوہ باقی جسم یعنی چہرہ اور ہاتھ وغیرہ دیکھنے کی اجازت ہے۔

تیسری صورت اگر عورت کسی وقت گواہی دے تو اسے چہرے کو دیکھنا جائز ہے تاکہ بوقت ضرورت اس کی پہچان ہو سکے۔

تیسری قسم

چہرہ اور ہاتھ دیکھنے میں فتنہ بھی ہو اور غرض بھی ہو اور یہ دیکھنا شہوت کے لئے ہو تو یہ ممنوع ہے چنانچہ حدیث نبوی ہے کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں تورات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے اور اکثر شہوت ایک طویل غم کو جنم دیتی ہے

اجنبی مرد اجنبیہ عورت کے بدن کو نہیں دیکھ سکتا لیکن اگر مرد حکیم اور امین ہے تو علاج کے لئے دیکھنے کی اجازت ہے یا اگر پانی میں ڈوب رہی ہے آگ میں جل رہی ہے تو ضرور اس کا بدن دیکھ سکتا ہے تاکہ اسے غرق ہونے یا آگ میں جلنے سے بچایا جا سکے اگر عورت محرم ہے نسبی رضاعی اور صہری رشتہ کے اعتبار سے تو اس کی پردہ کی جگہ ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ہے امام اعظم کا مسلک یہ ہے کہ اس کے پردے کی جگہ وہ حصہ بدن ہے جو کام کاج کے وقت ظاہر نہیں ہوتا۔

لیکن اگر عورت بیوی ہے یا مرد کی کنیز تو مرد اپنی بیوی اور کنیز کے سارے بدن کو دیکھ سکتا ہے۔

نمبر ۴ مرد کا عورت سے پردہ

اگر عورت اجنبی ہے تو مرد کی جگہ صحیح قول کے مطابق ناف اور گھٹنے کا درمیانی

حصہ ہے اس کے خلاف عورت کا سارا بدن پردے کی جگہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ عورت کا بدن کھلا ہو تو نماز نہیں ہوتی تو عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ قصداً مرد کو دیکھے اس سے فتنہ کا خدشہ اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ بار بار کسی مرد کو دیکھے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں موجود تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم حضور کی بارگاہ میں تشریف لائے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دونوں ازواج مطہرات سے فرمایا پردے میں چلی جاؤ حضرت ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے ہمیں دیکھ نہیں سکتا فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو تمہیں نظر نہیں آتا

اور اگر عورت محرم ہے تو مرد کے پردے کی جگہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ہے اور اگر مرد عورت کا خاوند یا کنیز کا مالک و آقا ہے تو اس کا سارا بدن دیکھ سکتا ہے اور مرد خالی گھر میں سارے کپڑے اتار کو نہ بیٹھے ایسی حرکت ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ننگا بدن ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ فرشتے رہتے ہیں جو صرف دو اوقات میں تم سے جدا ہوتے ہیں بیت الخلا میں جاتے وقت اور بیوی سے ہمسری کے وقت

سوال نمبر ۶۹۔ سمندر کا پانی میٹھا ہوتا تھا بعد میں کھاری اور نمکین کیوں ہو گیا؟

الجواب پہلے زمین سبزہ زار ہوتی تھی ہر درخت پھل دار ہوتا تھا اور سمندر کا پانی میٹھا ہوتا تھا اور شیر وغیرہ درندے گائے اور بکری کو نہ کھاتے تھے لیکن جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو زمین خشک ہو گئی بعض درختوں پر کانٹے نکل آئے اور سمندر کا پانی کھاری اور نمکین ہو گیا۔

(ص ۷ ۳۴۳۔ ۷ تفسیر مظہری)

سوال نمبر ۰۷۔ قطب زماں کو کتنا علم دیا جاتا ہے؟

الجواب کوئی ولی مقام قطبیت پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو حروف مقطعات کا علم حاصل نہ ہو جائے۔

(ص ۸۷۔ ۲ الیواقیت والجواہر)

مثال ۔ خدا تعالیٰ نے شہباز لا مکانی مجد والف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی کو علمائے راسخین میں سے ایک ممتاز ہستی بنایا نبی کریم کی وراثت کے طور پر آپ کو قرآنی متشابہات کے اسرار اور حروف مقطعات کے رازوں سے آگاہ فرمایا خود فرماتے ہیں۔

پہلے میں یہ خیال کرتا تھا کہ متشابہات اور حروف مقطعات کا علم صرف خدا جانتا ہے اور علمائے راسخین کے لئے صرف ان پر ایمان لانا ضروری ہے آخر کار جب خدا تعالیٰ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس فقیر (حضرت مجدد الف ثانی) حروف مقطعات کا علم ظاہر فرمایا تو پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ علمائے راسخین پر یہ علم ظاہر فرما دیتا ہے اور ان کو ان کے راز سے حظ وافر عطا فرماتا ہے اور فرماتے ہیں کہ حروف مقطعات میں ہر حرف ایک سمندر ہے جس کی امواج محب و محبوب کے درمیان خفیہ راز ہیں۔

(ص ٦٦۔ حضرات القدس)

علاوہ ازیں علامہ عبد الوہاب شعرانی نے حضور سیدنا غوث اعظم کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کو ایک جہاں تصور کر لو اور اس جیسے سولہ عالم اور ہوں اور ان تمام عالمین کی معرفت قطب عالم میں ہونی چاہیے۔

(الیوقیت و الجواہر ص ۸۱۔ ۲)

نیز قطب عالم کی نگاہ لوح محفوظ پر رہتی ہے اور لوح محفوظ میں ایک لاکھ انتیس ہزار چھ سو اقسام کے علوم ہیں جن پر قطب عالم کو آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

(الکبریت الاحمر ص ۱۳۔ ۱)

حضرت غوث اعظم قطب عالم کے مرتبے پر فائز ہوئے خود فرماتے " درست العلم حتی صرف قطبا " یعنی میں علم پڑھ کر مرتبہ قطبیت پر فائز ہوا آپ فرماتے ہیں

وعزة ربی ان السماء و الاشقیا لیعرضون علی عینی فی الوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللّٰہ

(ص ۲۲ بھجتہ الاسرار)

ترجمہ۔ مجھے میرے رب کی عزت کی قسم نیک بخت اور بد بخت لوگ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھیں لوح محفوظ پر رہتی ہیں اور میں خدا کے علم کے سمندروں میں غوط زن رہتا ہوں۔

سید عبدالعزیز دباغ مصری فرماتے ہیں کہ لوح محفوظ کے تین رخ ہیں ایک رخ پر دنیا اور اہل دنیا کے حالات لکھے ہوئے ہیں دوسرا رخ جنت کی طرف ہے جس پر جنت اور اہل جنت کے حالات درج ہیں تیسرا رخ دوزخ کی طرف ہے جس پر دوزخ اور اہل دوزخ کے حالات تحریر ہیں چونکہ غوث اعظم کی نگاہ لوح محفوظ پر رہتی ہے اس لئے آپ دنیا اور اہل دنیا جنت اور اہل جنت دوزخ اور اہل دوزخ کے جملہ حالات واقف ہیں

(ص ۲۵۱۔ ابریز)

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے۔

لو لا لجام الشریعة علی لسانی لا خبر تکم بما تاکلون و ما تد خرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقوایر یری مافی بواطنکم وظواہر کم

(ص ۲۴ بھجتہ الاسرار)

ترجمہ اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہو تو میں تمہیں خبر دے دوں جو کچھ تم گھروں میں کھاتے ہو یا مرتے دم تک کھاؤ گے جو بچاتے ہو یا مرتے دم تک بچاؤ گے تم میرے سامنے ایسے ہو جیسے شیشے کے برتن جو تمہارے ظاہر اور باطن میں ہے وہ دکھا دیا جاتا ہے

چونکہ تاکلون اور تدخرون مضارع کے صیغے ہیں اور مضارع میں حال اور استقبال

دونوں زمانے پائے جاتے ہیں آپ کے اس ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین سے ہر پیدا ہونے والے دانے کو جانتا ہوں کہ وہ کب پیدا ہو گا کب مکمل پودا بنے گا کب اس کو سٹے لگیں گے کب وہ پک کر تیار ہونگے گندم کی فصل کب کاٹی جائیگی کب بھوسے سے گندم الگ کی جائیگی گندم کس مارکیٹ میں آئے گی کون خرید کر گھر لائے گا کس چکی میں آٹا پیسا جائے گا کون گوندے گا کون پکائے گا کون کھائے گا کتنا کھائے گا اور کتنا بچائے گا۔ میں یہ تفصیل جانتا ہوں۔

ایک اور مقام پر حضور غوث اعظم نے فرمایا

قد فتح لقلبی الان سبعون بابا من العلم اللدنی سعته کل باب منها کسعه مابین السماء والارض

(ص ۲۵۔ بہجۃ الاسرار)

ترجمہ اب میرے دل میں علم لدنی کے ستر دروازے کھول دیے گئے ہیں اور ہر دروازے کی وسعت ایسی ہے جیسے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ

قطب زماں کامل ولی ہوتا ہے اور ولی کب بنتا ہے سنئے حضرت علی الخواص جو پیر و مرشد ہیں حضرت امام عبد الوہاب شعرانی کے فرماتے ہیں۔

لا یکمل الرجل عند نا حتی یعلم حرکات مریده فی انتقاله فی الا صلاب و هو لطفه من یوم الست بر بکم الی استقراره فی الجنة او النار

(الکبریت الاحمر ص ۱۶۵)

ترجمہ ہمارے نزدیک تو آدمی اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کو اپنے مرید کی حرکتیں اس کے آباء کی پیٹھ میں معلوم نہ ہوں یعنی جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ یوم الست سے کس کس کی پیٹھ میں ٹھہرا اور اس نے کس وقت حرکت کی یہاں تک کہ اس کے جنت یا دوزخ میں قرار پکڑنے تک کے حالات جانے۔

علامہ عبد الوہاب شعرانی نے لکھا کہ

ولی کامل کو علم کی جن منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے وہ دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوے

منزلیں ہیں اور ایک منزل پر اللہ تعالیٰ اپنے کامل ولی کو اتنا علم عطا فرماتا ہے جو عام انسان کی عقل میں نہیں آسکتا

(ص ۸۸ ۔ ۲ الیواقیت والجواہر)

سوال نمبر۷۱ ۔ پیر بننے کے لئے کن کن شرائط کا ہونا ضروری ہے ؟

الجواب پیر بننے کیلے پانچ شرائط ہیں

ا۔ صحیح العقیدہ ہی پیر ہو سکتا ہے بد عقیدہ پیر نہیں بن سکتا۔

ب۔ پیر کا عالم ہونا ضروری ہے اسے اتنا علم ہونا چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے تلاش کر سکے۔

ج۔ وہ اعلانیہ فسق وفجور کا مرتکب نہ ہو۔

د۔ وہ کسی پیر کا خلیفہ مجاز ہو۔

ن۔ اس کا سلسلہ طریقت نبی کریم تک پہنچتا ہو منقطع السلسلہ نہ ہو۔

سوال نمبر۷۲ ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر کیوں ہیں ؟

الجواب عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں اور یہ ایک عظیم تہمت اور بہتان ہے دنیا میں سورج کو پوجا کرنے والے بھی بکثرت ہوئے ہیں اور سورج کو معبود تصور کرنا بھی ایک عظیم افتراء اور بہتان ہے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر ٹھہرایا تاکہ بہتان کی نحوست چوتھے آسمان کے اوپر نہ جائے۔

(ص ۸۲ سبع سنابل)

سوال نمبر۷۳ ۔ حرمت نکاح کے کیا اسباب ہیں ؟

الجواب حرمت نکاح کے متعدد اسباب ہیں مثلا

۱۔ نسب جیسے ماں بیٹی بہن خالہ پھوپھی بھانجی۔

۲۔ رضاعت جن کے ساتھ دودھ کا رشتہ ہو مثلا دودھ پلانے والی ماں اور اس کی بیٹی بہن رضائی بھائی بہن کی اولاد اپنے بہن بھائی کی رضائی اولاد بھتیجی وغیرہ۔

۳۔ مصاہرت اپنے اصول مثلا باپ داد نانا اور اپنی فروغ مثلا بیٹا پوتا نواسہ ان کی بیبیاں یا جن عورتوں کو انہوں نے شہوت سے ہاتھ لگایا یونہی ماں دادی نانی۔

۴۔ شرک غیر کتابی کافرہ عورت مسلمان پر حرام ہے۔

۵۔ ارتداد۔ جو عورت مسلمان ہو کر اسلام سے نکل جائے اس سے نکاح حرام ہے اگرچہ اہل کتاب کا دین اختیار کر لے۔

۶۔ جب چار عورتیں نکاح میں موجود ہوں تو پانچویں سے نکاح حرام ہے۔

۷۔ دو محارم کو جمع کرنا مثلا ایک عورت نکاح میں موجود ہے تو جب تک یہ نکاح میں ہے اس کی بہن پھوپھی خالہ بھتیجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے۔

۸۔ جب کوئی آزاد عورت نکاح میں ہو تو اس کے ہوتے ہوئے کنیز سے نکاح حرام ہے۔

۹۔ عورت کو تین طلاقیں دے چکا ہو تو بغیر حلالہ اس سے نکاح حرام ہے۔

۱۰۔ جس عورت سے لعان کر چکا ہو جب تک اپنے نفس کی تکذیب نہ کرے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

۱۱۔ جو عورت دوسرے کے نکاح میں ہے اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔

۱۲۔ وہ عورت جو دوسرے کی عدت میں ہو اس سے بھی نکاح حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ ص ۱۲۲۔ ۵ کتاب النکاح باب المحرمات)

سوال نمبر ۴۷۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا کس شرف کی بنا پر اسے اشرف المخلوقات کہا گیا؟

الجواب خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوت بنایا اس کی وجہ قوت وطاقت نہیں کیونکہ اونٹ انسان سے زیادہ زور آور ہے اور نہ یہ شرف انسانی عظمت جثہ کی بناء پر ہے کیونکہ ہاتھی کا جسم انسان سے بڑا ہے اور نہ یہ شرافت شجاعت کی بنا پر ہے کیونکہ شیر انسان سے زیادہ بہادر ہے نہ یہ شرف زیادہ اکل وشرب کی بنا پر ہے کیونکہ بیل انسان سے زیادہ کھاتا ہے اور نہ کثرت جماع کی بناء پر یہ مقام حاصل ھے کیونکہ چڑیا اس وصف میں انسان سے کہیں زیادہ ہے انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ صرف علم ہے۔

(ص ۲۵٦ احسن المواعظ)

سوال نمبر ۵۷۔ صُبح کے وقت ایک مرد کے لئے ایک عورت کو ناجائز نگاہ سے دیکھنا حرام تھا جب دن چڑھ گیا تو اسی مرد کو اس عورت کا دیکھنا ہر طرح جائز ہو گیا جب سورج ڈھلا تو پھر دیکھا حرام ہو گیا وہی عورت اسی مرد پر عصر کے وقت حلال ہو گئی مگر جب مغرب کا وقت ہوا تو پھر دیکھنا حرام ہو گیا جب عشاء کا وقت ہوا تو پھر حلال ہو گیا پھر آدھی رات کے وقت وہی عورت اس مرد پر حرام ہو گئی مگر صبح کے وقت پھر حلال ہو گئی بتاؤ یہ عورت کیوں حلال ہوئی کیا بات پیدا ہوئی؟

الجواب خلیفہ مامون عباسی نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت محمد الجواد سے کرنا چاہا تو بہت سے عباسی گھرانے کے لوگ مانع ہوئے خلیفہ مامون نے فرمایا کہ ایسی تھوڑی سی عمر میں ایسا علم نہ میں نے دیکھا سنا تم میں سے کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی اس لڑکے سے مناظرہ نہیں کر سکتا اور نہیں تو تم کس کو بلالو میں محمد الجواد کو بلاتا ہوں یہ بات قرار پائی کہ یحیٰ بن اکثم کو بلایا وہ فقیہ عالم ہیں ان سے مناظرہ ادھر سے یحیٰ آئے ادھر سے محمد الجواد آئے اول یحیٰ بن اکثم نے سولات کیے ان کے جوابات بھرے دربار میں محمد الجود نے بڑے

دندان شکن دئے جب جوابات دے چکے تو خلیفہ مامون نے کہا اے جواد تم بھی سوال کرو
او اب لو حضرت محمد الجواد نے یحیٰ بن اکشم سے ایک فقہی سوال کیا۔ اے یحیٰ بتاؤ
کیونکر ہو سکتا ہے صبح کے وقت ایک مرد کے لئے ایک عورت کو ناجائز نگاہ سے دیکھنا حرام
تھا جب دن چڑھ گیا تو اسی مرد کو اس عورت کو دیکھنا جائز ہو گیا جب سورج ڈھلا تو پھر دیکھنا
حرام ہو گیا مگر وہی عورت اسی مرد کو عصر کے وقت پھر حلال ہوئی مگر جب مغرب کا وقت
ہوا تو پھر دیکھنا حرام ہو گیا جب عشاء کا وقت ہوا تو پھر دیکھنا حلال ہوا جب آدھی رات ہوئی
تو پھر اس عورت کو دیکھنا اس مرد کو حرام ہوا مگر جب صبح ہوئی پھر حلال ہو گئی بتاؤ کیوں حرام
ہوئی اور کیوں حلال ہوئی کیا بات پیدا ہوئی یحیٰ بن اکشم باوجود وسیع علم کے اس سوال کے
جواب سے عاجز و لاچار ہو گئے محمد الجواد نے خود ہی اس کا جواب دیا کہ

در اصل یہ عورت کسی شخص کی کنیز تھی اس کو ایک اجنبی شخص نے بری نظر سے
دیکھا وہ دیکھنا اسے حرام تھا مگر کچھ دن چڑھے اس اجنبی شخص نے اس کنیز کو خرید لیا اب
اسے دیکھنا حلال ہو گیا ظہر کے وقت اس لونڈی کو آزاد کر دیا اب یہ پھر غیر محرم ہوئی اس کو
دیکھنا پھر حرام ہو گیا عصر کے وقت اس عورت سے نکاح کیا اب دیکھنا حلال ہو گیا مغرب کے
وقت اس منکوحہ سے ظہار کر لیا یعنی ماں کی طرح منہ سے کہہ دیا اب اس کو دیکھنا حرام ہوا
عشاء کے وقت اس ظہار کے کفارہ میں غلام آزاد کر دیا ظہار کا حکم ساقط ہو گیا اب پھر دیکھنا
حلال ہو گیا جو آدھی رات ہوئی تو اس عورت کو طلاق رجعی دے دی پھر حرام ہو گئی صبح
کے وقت پھر رجوع کر لیا حلال ہوئی سب لوگ اس علمی کمال کو دیکھ کر حیران رہ گئے مامون
نے بر سر دربار کہا اب تو میں اپنی بیٹی کا نکاح ان کے ساتھ کر دوں سب نے اجازت دے
دی حضرت محمد الجواد کا نکاح خلیفہ مامون کی بیٹی سے ہو گیا۔

(ص ۲۰۶ الصواعق المحرقہ)

سوال نمبر ۶۷۔ وہ کون سا قیدی ہے جس کو قید خانے میں سانس لینے کی اجازت نہیں اور وہ بغیر سانس لئے زندہ رہتا ہے؟

الجواب جو قیدی قید خانہ میں سانس نہیں لیتا وہ بچہ ہے جو ماں کے شکم میں قید ہے اور خدا نے اس کے سانس لینے کا ذکر نہیں کیا اور نہ وہ سانس لیتا ہے اور اس کے باوجود وہ زندہ رہتا ہے۔

سوال نمبر ۷۷۔ وہ کون بزرگ ہستی ہے جس نے ایسی جگہ سجدہ کیا جس جگہ پر آج تک کسی نے سجدہ نہ کیا؟

سوال نمبر ۷۸۔ وہ کون سا انسان ہے جس کو خدا نے چار اندھیروں میں گرفتار رکھا؟

ان دونوں سوالوں کا جواب

الجواب جب حضرت یونس علیہ السلام قوم سے ناراض ہو کر چلے تو آگے چل کر ایک کشتی میں سوار ہوئے دریا میں طوفان نمودار ہوا قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے مشورہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو دریا میں ڈال دینا چاہئے کہ وزن کم ہو جائے قرعہ ڈالا گیا تو وہ حضرت یونس کے نام نکلا کسی نے اپ کو دریا میں ڈالنا پسند نہ کیا دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی۔ آپ ہی کا نام نکلا تیسری مرتبہ قرعہ اندازی ہوئی تو بھی آپ کا نام نکلا حضرت یونس علیہ السلام خود کھڑے ہوئے اور کپڑے اتار کر دریا میں چھلانگ لگا دی بحراخضر سے ایک مچھلی دریا کاٹتی ہوئی آئی اور آپ کو لقمہ کر گئی لیکن بحکم خدا نہ آپ کی ہڈی توڑی نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچایا آپ اس کے لئے غذا نہ تھے بلکہ اس کا پیٹ آپ کے لئے قید خانہ تھا آپ چار اندھیروں میں گرفتار ہو گئے جس مچھلی نے آپ کو نگلا اس مچھلی کو ایک اور مچھلی نے نگل لیا دو اندھیرا اور وہ مچھلی آپ کو سمندر کی تہ میں لے گئی تین اندھیرے چوتھا رات کا اندھیرا آپ جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تو سمجھے کہ میں وفات پا گیا ہوں پھر اپنے قدم کو ہلایا تو وہ

ہلا یقین ہوا کہ میں زندہ ہوں وہیں سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے بار الٰہی میں نے تیرے لئے اس جگہ کو سجدہ گاہ بنایا جسے اس سے پہلے کسی نے جائے سجود نہ بنائی ہوگی
(ص ۳۰-۱۷ ابن کثیر تفسیر مظہری)

سوال نمبر۷۹- اسرق الناس یعنی چور لوگوں سے بڑا چور کون ہے

الجواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث ہے

اسرق الناس من یسرق صلاته قیل یا رسول وکیف یسرق صلاته قال لا یتم رکوعها ولا سجودها

(ص ۱۲۱-۱- طبرانی صغیر)

ترجمہ سب لوگوں سے زیادہ چوری کرنے والا وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے کہا گیا نماز میں کیسے چوری کرتا ہے فرمایا نماز میں رکوع اور سجود مکمل طور پر ادا نہیں کرتا۔

سوال نمبر۸۰- خدا کے وہ کون سے بندے تھے جو سیاہ رات میں تیس میل سے چیونٹی دیکھ لیتے تھے؟

الجواب حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا **لما کلم اللہ موسیٰ کان یبصر دبیب النمل علی الصفا فی الیلة الظلما من میسر عشرہ فراسخ**

(ص ۳۲- طبرانی صغیر)

ترجمہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو وہ تیس میل سے پتھر پر چیونٹی کا رینگنا دیکھ لیتے تھے۔

سوال نمبر ۸۱۔ وہ کون سے پانچ اوقات ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں؟

الجواب عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا

تفتح ابواب السماء لخمس لقرائة القرآن وللقاء الزحفين ولنزول المطر ولدعوة المظلوم والا ذان

(ص ۱۶۹۔ ا۔ طبرانی صغیر)

ترجمہ پانچ اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں قرآن پڑھتے وقت جب لشکر اسلام کفار سے برسرپیکار ہو جب بارش برس رہی ہو مظلوم کی فریاد کے وقت اور ازان کے وقت

سوال نمبر ۸۲۔ وہ کون سی چار چیزیں ہیں جو چار چیزوں سے ملتی ہے؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جس کو چار چیزیں عطا کی گئیں اس کو چار چیزیں حاصل ہو گئیں اور اس کی فسیر قرآن میں یوں ہے کہ جس کو خدا کی یاف کی توفیق دی گئی خدا‌ا اس کو یاد کرتا ہے ارشاد ربانی ہے .... **اذکرونی اذکر کم** تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں جس کو شکر کی توفیق دی گئی اس کو نعمت میں زیادتی نصیب ہوئی خدا فرماتا ہے **لئن شکر تم لا زید نکم**

اگر تم میرا شکریہ ادا کرو گے تو تمہیں زیادہ دوں گا جس کو دعا مانگنے کی توفیق دی گئی اس کی دعا قبول ہوئی ارشاد ہوتا ہے۔ **ادعونی استجب لکم** مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں

گا۔

جس کو استغفار کی توفیق دی گئی اس کو مغفرت دی گئی ارشاد خداوندی ہے ....
ربکم انه کان غفارا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بہت بخشنے والا ہے

سوال نمبر ۸۳ ۔ مطلقہ عورت کے پیٹ میں دو بچے کون سے بچے کی ولادت پر عدت ختم ہو گی؟

الجواب اذا طلق الرجل امراته و فی بطنها ولدان ولدت احدهما فقد انقضت العدة

(ص ۷۴ ۔ ۲ سن سعید بن منصور)
ترجمہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہیں ایک بچہ پیدا ہونے پر عدت ختم ہو جائیگی۔

سوال نمبر ۸۴ ۔ حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات میں صدیق اکبر نے بھی امامت کرائی اور عبد الرحمٰن بن عوف نے بھی لیکن صدیق اکبر حضور کی آمد پر امامت کا مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے آ گئے لیکن جب عبد الرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے تو حضور آ گئے عبد الرحمٰن پیچھے نہیں ہٹے کیا وجہ تھی؟

الجواب جب صدیق اکبر امامت کرا رہے تھے اور حضور علیہ السلام تشریف لے آئے تو اس وقت صدیق اکبر پہلی رکعت کے قیام میں تھے لیکن جب عبد الرحمٰن بن عوف امامت کرا رہے تھے اور حضور علیہ السلام تشریف لے آئے تو اس وقت عبد الرحمٰن ایک رکعت پڑھا چکے تھے اگر اس وقت عبد الرحمٰن صدیق اکبر کی طرح امامت کا مصلیٰ

چھوڑ کر پیچھے آ جاتے اور حضور نماز پڑھاتے تو عبد الرحمٰن اور ان کے مقتدیوں کی تین رکعتیں ہو جاتیں اور حضور کی دو رکعتیں کیونکہ یہ نماز فجر تھی اس طرح عبد الرحمٰن اور ان کے مقتدیوں کی نماز درست نہ ہوتی صدیق اکبر چونکہ ابھی پہلی رکعت میں تھے اس لئے ان کے پیچھے ہٹنے اور حضور کا امام ہو کر نماز پڑھانے سے نماز میں کوئی فرق نہیں آیا

عبد الرحمٰن بن عوف نماز فجر پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت آپ نے پڑھائی تھی اس پر یہ حدیث شاہد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حضرت مغیرہ بن شعبہ کو ساتھ لے کے تشریف لائے اس وقت لوگ حضرت عبد الرحمٰن عوف کے ساتھ نماز فجر کی پہلی رکعت پڑھ چکے تھے رسول خدا لوگوں کے ساتھ مل کر عبد الرحمٰن بن عوف کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے عبد الرحمٰن بن عوف اور ان کے ساتھیوں کی یہ دوسری رکعت تھی اور نبی کریم یہ پہلی رکعت تھی جب عبد الرحمٰن نے سلام پھیرا تو نبی کریم نے قیام فرما کر اپنی دوسری رکعت مکمل کر کے سلام پھیرا جب صحابہ نے حضور کو دیکھا تو گھبرا کر تسبیح کی آواز بلند کی جب حضور نے اپنی نماز پوری فرمائی تو ارشاد فرمایا تم نے اچھا کام کیا۔

(ص ۲۱۹۔ سنن دارمی)

سوال نمبر ۸۵۔ ایک مسلمان نے بیک وقت ایک بیوہ عورت اور ایک کنواری عورت سے شادی کی اولا ان دونوں کے پاس کتنے کتنے دن رہے گا۔؟

الجواب حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔

للبکر سبع وللشیب ثلاث

ترجمہ کنواری عورت کے لئے سات دن ہیں اور جو بیوہ یا مطلقہ ہے اس کے لئے تین دن ہیں۔

(ص ۱۰۱۔ سنن دارمی)

سوال نمبر۸۶۔ جب خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے تجلی نازل کی تو کچھ پہاڑ اڑ گئے وہ کتنے تھے اور کہاں کہاں پہنچے؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ کے لئے کوہ طور پر تجلی ڈالی تو سات پہاڑ اڑ گئے ان میں پانچ حجاز میں آگرے اور دو یمن میں جا گرے حجاز میں احد شبیر حراء ' ثور ' اور ورقان اور یمن میں حصور اور صبیر۔

(ص ۱۲۴۔ ۹۔ طبرانی اوسط)

سوال نمبر۸۷۔ زمین و آسمان کے علاوہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان کیا کیا حجابات ہیں؟

الجواب حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے ابو القاسم زمین و آسمان کے علاوہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی اور حجاب ہے فرمایا ہاں خدا اور عرش کے گرد جمع ہونے والے فرشتوں کے درمیان آگ کے ستر پردے ہیں اور ستر پردے نور ستر پردے ظلمت کے ستر پردے موٹے ریشم کے ستر پردے باریک ریشم کے ستر پردے سفید موتی کے ستر پردے سرخ موتی کے ستر پردے زرد موتی کے ستر پردے سبز موتی کے ستر پردے نور اور آگ کی روشنی کے ستر پردے برف کے ستر پردے پانی کے ستر پردے بادل کے ستر پردے اولوں

کے اور ستر پردے خدا کی عظمت کے ہیں جس کا وصف بیان سے باہر ہے۔

(ص ۴۳۵ ۔ ۹ طبرانی اوسط)

سوال نمبر ۸۸۔ وہ کون سی چیز ہے جس کی تلاش میں ہر انسان ہر وقت سرگرداں ہے اور بعض اوقات اس کے حصول کے لئے والدین بیوی بچوں اور دوست احباب سے جدا ہو کر ہزاروں میل کا سفر کر کے دوسرے ملکوں میں چلا جاتا ہے؟

الجواب ہر انسان کی مطلوبہ اور مقصودہ چیز جس کی تلاش میں ہر وقت سرگرداں ہے سکون قلب ہے خدا فرماتا ہے **الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب**

ترجمہ خبردار دلوں کا اطمینان ذکر الٰہی میں ہے اور ذکر خدا کی تین قسمیں ہیں

ا۔ ذکر لسانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے ایک شخص کو عرش الٰہی کے قریب نور کے دریا میں مستغرق دیکھا خدا کی بارگاہ میں عرض کی یہ کوئی فرشتہ ہے حکم ہوا نہیں پھر پوچھا یہ کوئی نبی ہے فرمایا نہیں دریافت کیا تو پھر یہ کون ہے ارشاد ہوا کہ ایک مسلمان ہے جس کی زبان دنیا میں ہر وقت یاد الٰہی میں جاری تھی اور دل میں ہر وقت مسجد اور نماز کا خیال رکھتا تھا۔

(ص ۳۹۵ ۔ ۲ ۔ الترغیب و الترہیب)

ب۔ ذکر جسمانی

ہاتھ پاؤں آنکھ کان اور مال سے کوئی ایسی بات کی جائے جس سے خدا راضی ہو جائے مثلاً حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک راستے پر کانٹے دار درخت تھا جو لوگوں

کو تکلیف دیتا تھا کوئی شخص آیا اور یہ کہا کہ اس موذی درخت کو دور کرنا بہتر ہے اس نے اس درخت کو کاٹ کر راستہ لوگوں کے لئے صاف کر دیا حق تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا حضور علیہ السلام نے فرمایا میں نے دیکھا کہ وہ شخص اسی درخت کے سایے میں جنت میں آرام کر رہا ہے۔

(مسند امام احمد۔ مسند ابو یعلیٰ)

ج۔ ذکر جنانی

دل سے خدا کو یاد کرنا اور یہ خاص بندوں کو نصیب ہوتی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ کوئی سانس خدا کی مرضی کے خلافت نہ نکلے چنانچہ ابو حمزہ محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں ایک رات جب کہ مجھ پر نیند کا غلبہ تھا چلتے چلتے میں ایک کنویں میں گر پڑا گہرا تھا اس سے باہر نکلنے کی کوئی تدبیر کام نہ آئی میں اس میں بیٹھ گیا اتنے میں نے دیکھا کہ دو آدمی اس کے منہ پر آکر کھڑے ہوئے ان میں سے ایک نے کہا یہ کنواں راستے پر ہے کیا اسے یونہی چھوڑ دیں دوسرے نے کہا کیا کرنا چاہتے اس نے کہا اس کا منہ بند کر دینا چاہئے اس وقت میرے دل میں خیال آیا میں اسی کنویں میں موجود ہوں غیب سے ندا آئی توکل ہم پر کرتے ہو اور شکایت دوسروں سے کرتے ہو پس میں خاموش ہو گیا وہ دونوں چلے گئے دیر کے بعد آئے اور کسی چیز سے انہوں نے کنویں کا منہ بند کر دیا میں نے سوچا میں تو قید کر دیا ہوں میں ایک دن رات اسی حال میں رہا دوسرے دن کسی نے مجھے پکارا ہاتف کی آواز سنائی دیتی تھی لیکن نظر نہ آیا تھا اس نے کہا مضبوطی سے مجھے پکڑ لو میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اور ایک سخت چیز میرے ہاتھ کو لگی میں نے اسے پکڑ لیا اس نے مجھے کنویں سے باہر نکالا میں نے جو غور سے دیکھا تو وہ ایک درندہ تھا مجھے ذرا گھبراہٹ ہوئی ہاتف غیب سے آواز آئی اے ابا حمزہ ہم نے ایک بلا بھیج کر دوسری بلا یعنی مصیبت سے تجھے نجات دی۔

(ص ۳۹۱۔ ا تاریخ بغداد)

سوال نمبر ۸۹ ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں جو جنت کا امیدوار نہ ہو نہ دوزخ سے ڈرتا ہو نہ پروردگار سے اور مردار کھاتا ہے نماز پڑھتا ہے مگر نہ رکوع کرتا ہے نہ سجدہ بن دیکھی بات کی گواہی دیتا ہے سچی بات کو ناپسند کرتا ہے فتنہ کو دوست رکھتا ہے رحمت سے بھاگتا ہے یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے؟

الجواب امام اعظم امام ابو حنیفہ کے مخالفین میں سے ایک شخص نے آکر آپ سے یہی سوال کیا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے اس شخص کا علم ہے اس نے کہا نہیں مگر میں نے اس سے زیادہ برا کسی کو نہیں دیکھا اس لئے آپ سے سوال کیا امام صاحب نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو ان لوگوں نے کہا ایسا شخص بہت برا ہے یہ صفت کافر کی ہے آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کا سچا دوست ہے اس کے بعد اس سوال کرنے والے سے فرمایا اگر میں اس کا جواب بتا دوں تو کیا میری بدگوئی سے باز رہے گا اور جو چیز تجھے نقصان دے اس سے بچے گا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ شخص رب جنت کی امید رکھتا ہے اور رب نار سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اپنی بادشاہت میں اس پر ظلم کرے مردہ مچھلی کھاتا ہے جنازہ کی نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع و سجود نہیں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے ان دیکھی بات پر گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ ناپسند کرتا ہے موت کو جو کہ برحق ہے مال و اولاد فتنہ ہے جس کو دوست رکھتا ہے بارش رحمت ہے جس سے بھاگتا ہے یہود و نصاریٰ کے اس قول کی تصدیق کرتا ہے

و قالت الیهود لیست النصارٰی علی شئی و قالت النصاری لیست الیهود علی شئی

ترجمہ اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہود کچھ نہیں جب اس شخص نے یہ مسکت جوابات سنے تو کھڑے ہو کر امام صاحب کے سر کو چوما اور کہا میں قسم کھا کے گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔

(ص ۱۵۷۔ مناقب کردری)

سوال نمبر ۹۰۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں حضرت لقمان حکیم ہوئے ہیں حضور علیہ السلام کی امت میں ان جیسا کون ہے؟

الجواب ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت لقمان کی حکمت یہاں پہنچ چکی تھی اگر وہ چاہتا تو ایک کھیان کے دانوں کے برابر حکمت سے لبریز باتیں کر سکتا تھا یہ بات سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حضرت داؤد علیہ السلام پر رشک پیدا ہوا کہ خدا نے ان کی امت میں حضرت لقمان جیسے حکیم پیدا کئے اس پر جبریل امین دوسری مرتبہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں کھلیاں کے دانوں کے برابر حکمت کی باتیں کرنے والے لقمان ہوئے ہیں تو تیرے امت میں بھی ہم کھلیان کے دانوں کے برابر سوالات کے جوابات دینے والے پیدا فرمائیں گے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کے منہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور وصیت کہ تو اپنا لعاب دہن ابو حنیفہ کے منہ میں ڈال دینا

(ص ۲۲۔ المناقب للموفق)

سوال نمبر ۹۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت اسلامیہ مندرجہ ذیل صورت کے بارے میں طلاق سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا اگر آج رات تو مجھ سے طلاق مانگے اور

میں طلاق نہ دوں تو تجھ پر تین طلاقیں اس کی بیوی نے کہا اگر میں آج رات تجھ سے طلاق نہ مانگوں تو میرے سارے غلام آزاد اور سارا مال صدقے

الجواب حضرت وکیع بن جراح فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو نیک لوگوں میں سے تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی احادیث کا حافظ تھا ایک دن اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا اور اس وجہ سے وہ دونوں پریشان ہوئے اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اگر آج رات تو مجھ سے طلاق مانگے اور میں طلاق نہ دوں تو تجھ پر تین طلاقیں اس کی بیوی نے کہا اگر میں آج رات تجھ سے طلاق نہ مانگوں تو میرے سارے غلام آزاد اور سارا مال صدقے بعد میں دونوں پشیمان ہوئے وہ میرے پاس آئے اور کہا ہم دونوں اس آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہمیں اب سے نجات دلائیں میں نے کہا اس بارے میں میرے پاس کوئی علم نہیں لیکن تم دونوں امام ابو حنیفہ کے پاس جاؤ لیکن وہ آدمی اکثر امام ابو حنیفہ کے بارے میں نا زیبا کلمات استعمال کرتا تھا اور امام تک اس کی یہ تمام باتیں پہنچتی رہتی تھیں اس لئے اس آدمی نے کہا مجھے تو ان کے پاس جاتے ہوئے حیا آتی ہے وکیع نے کہا میں تم دونوں کے ساتھ امام صاحب کے پاس چلتا ہوں پہلے میں ان دونوں کے ساتھ ابن ابی لیلی اور سفیان ثوری کے پاس گیا ان دونوں نے کہا اس صورت کا حل ہمارے پاس نہیں پھر میں ان دونوں کے ساتھ امام صاحب کی خدمت میں گیا آپ نے فرمایا تم دونوں نادم ہو اور خدا تعالیٰ سے اپنی قسم کے بارے میں خلاصی چاہتے ہو اور دونوں جدائی پسند نہیں کرتے دونوں نے کہا ہاں آپ نے عورت سے فرمایا اس (خاوند) سے طلاق مانگ اس نے اپنے میاں سے کہا مجھے طلاق دو پھر امام صاحب اس کے خاوند سے فرمایا اب تو کہہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق پھر امام صاحب نے اس عورت سے کہا تو کہہ میں نہیں چاہتی پھر امام صاحب نے فرمایا تم دونوں کی خلاصی ہو گئی پھر آپ نے اس آدمی سے فرمایا ایسے انسان کی بدگوئی سے توبہ کر جو تجھ تک ایسا علم پہنچائے حضرت وکیع فرماتے

ہیں اس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی امام ابو حنیفہ کے لئے ہر نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے (ص ۱۷۵۔ المناقب للموفق)

سوال نمبر ۹۴۔ اسلام کی نشرو اشاعت اور استحکام و ترقی کن قوتوں کی مرہون منت ہے؟

الجواب اسلام کی نشرو اشاعت اور استحکام و ترقی جن قوتوں کی مرہوں منت ہے ان میں سر فہرست تین قوتیں ہیں۔

ا۔ قوت علمیہ۔ یہ حضرات علمائے اہل سنت کے علمی کارناموں کا نام ہے۔
ب۔ قوت روحانیہ اس کا وجود مشائخ عظام کے دم قدم سے وابستہ ہے۔
ج۔ قوت دفاعیہ = اس کا منبع و مصدر سلاطین اسلام کا وجود ہے۔

ان میں سے ہر قوت کا اپنا علیحدہ دائرہ کار ہونے کے باوجود ایک کا دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے اور قوت روحانیہ باقی دونوں کی معاون و مددگار ہونے کے ساتھ اندرون خانہ سب کی سرپرست ہے مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ مذکورہ جو قوت بھی اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی قدر قاصر رہی اور تساہل اور کوتاہی کی مرتکب ہوئی تو اس کی رہنمائی و رہبری کا فریضہ قوت روحانیہ ہی نے ادا کیا اس کی مردہ رگوں میں تازہ خون دوڑایا اور مصروف عمل بنا دیا قوت علمیہ اور قوت دفاعیہ کو اپنا اپنا دائرہ رکھنے کے باوجود بھی قوت روحانیہ کی سرپرستی میں رہنے اور اس سے استمداد کئے بغیر چارہ کار نہیں۔

قوت علمیہ کی خرابی

ہدایت گمراہی کا سلسلہ حضرات علمائے کرام سے وابستہ ہے یہ حضرت اگر انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث و نائب بن کر کام کریں تو گلشن اسلام میں بہاروں کا دور دورہ ہوتا ہے اور یہی حضرات جب نام نہاد محقق اور مفکر بن کر اپنی الگ الگ ڈفلی بجا کر اپنا اپنا راگ

سنانے لگیں یا تن آسانی اور شکم پروری کو اپنا مطمع نظر بنالیں تو دیکھتے ہی دیکھتے گلستان خزاں کی آغوش میں چلا جاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا ہے کہ

جس طرح لوگوں کی نجات علماء کے وجود سے ہے اسی طرح ان کی بربادی کا سبب بھی یہی علماء ہیں بہترین مخلوق بھی ہیں اور بد ترین مخلوق بھی لوگوں کا ہدایت و گمراہی کی طرف گامزن ہونا بھی علماء ہی کے وجود سے وابستہ ہے کسی بزرگ نے شیطان کو اضلال و تفصیل کے کام سے فارغ بیٹھا دیکھا فراغت کا راز معلوم کرنا چاہا تو ابلیس نے جواب دیا کہ میری جگہ اس وقت کے علماء کام کر رہے ہیں پس گمراہ کرنے کے لئے وہ کافی ہیں

(مکتوبات امام ربانی۔ دفتر اول ص ۵۳ مکتوب)

قندیل نورانی محبوب سبحانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمائے سوء کی حقیقت و مضرت کو تفصیل کے ساتھ یوں بیان کیا

علماء سوء پارس کے پتھر کی طرح ہیں جو لوہے اور تانبے کے ساتھ لگنے سے انہیں تو سونا بنا دیتا ہے لیکن خود پتھر ہی رہتا ہے اسی طرح اس آگ کا معاملہ ہے جو بانسوں اور پتھروں میں پوشیدہ ہے کہ اہل جہان کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے لیکن اپنی ہی آگ سے پتھر اور بانس کوئی نفع حاصل نہیں کرتے میں کہتا ہوں کہ ایسے حضرت کا علم الٹا نقصان کا باعث ہے کیونکہ علم نے ان پر حجت تمام کر دی ہے فرمان رسالت ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہو گا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ان کا علم کیوں ان کے لئے مضر نہ ہو جب کہ علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی عزت ہے اور موجودات میں اشرف ہے لیکن انہوں نے علم کو کمینی دنیا کمانے مال و زر اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے حالانکہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ذلیل و خوار اور ساری مخلوق سے بدتر ہے جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والی ہے اسے ذلیل کرنا اور جو اس کے نزدیک ذلیل ہے اس کی عزت کرنا کس درجہ دیدہ دلیری کی بات ہے اور قبیح ہے حقیقت میں یہ حق تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ ہے درس و تدریس وعظ و نصیحت اور فتویٰ نویسی وغیرہ اس وقت سود مند ہے جب یہ صرف رضائے الٰہی کے لئے انجام دیئے جائیں اور جاہ و منصب حصول زر اور

ترقی درجات وغیرہ کی خواہشات سے پاک ہو دنیاوی چیزوں میں زہد اختیار کرنا اور دنیا وما فیہا سے رغبت نہ رکھنا اس کی علامت ہے جو علماء اس مصیبت میں مبتلا اور کمینی دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں وہ دنیا دار علماء ہیں اور یہ علماء سوء سب لوگوں سے برے اور دین کے چور ہیں یہ الگ بات ہے کہ پیش خویش وہ دینی مقتدا اور بہترین مخلوق بنتے پھریں

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۳۳)

اس مکتوب سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ مدرس امام موذن خطیب مفتی قاری حافظ قرآن اور واعظ جس کی منزل صرف حصول زر اور جلب منفعت ہو رضائے الٰہی مقصود و مطلوب نہ ہو جاہ وہ منصب اور شہرت حاصل کرنا جس کی غرض و غایت ہو وہ علمائے سوء کی صف میں شامل ہے لیکن وہ لوگ جو دین کی خدمت تقریرا یا تحریرا کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کا حصول مطمح نظر ہے لیکن معاشی مجبوریاں بھی دامنگیر ہیں صاحب عیال ہیں بیوی بچوں کے اخراجات سے بھی دو چار ہیں ان کے لئے دینی کاموں پر اجرت لینا جائز ہے دلائل ملاحظہ ہوں۔

تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت کا جواز

دلیل اول حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت سفر پر گئی حتی کہ وہ عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ کے ہاں پہنچے اور ان سے مہمانی طلب کی ان لوگوں نے ان کی میزبانی سے انکار کیا اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا انھوں نے اس کے علاج کے سب جتن کر لئے مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا ان کے بعض لوگوں نے کہا یہ لوگ جو یہاں آئے ہیں ان کے پاس جا کر دیکھو ہو سکتا ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو وہ صحابہ کرام کے پاس گئے اور کہا لوگو ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے ہم نے اس کے علاج کے لئے سو جتن کر لئے اور کسی سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے صحابہ میں سے

بعض نے کہا ہاں ہے بہ خدا میں دم کرتا ہوں لیکن بہ خدا ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری میزبانی نہ کی تو میں تم کو دم نہیں کرونگا یہاں تک کہ تم ہمیں اجرت دو پھر بکریوں کے ایک گلے پر صلح ہو گئی پھر وہ گئے اور انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تو یوں لگا جیسے اس کی رسی کے بند کھل گئے ہوں اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اس کو تکلیف نہ ہوئی ہو اور اس نے کہا ان سے جو اجرت طے ہوئی وہ ان کو ادا کر دو بعض صحابہ نے کہا ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو جس نے دم کیا تھا اس نے کہا نہیں ابھی نہیں حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ ۔ آلہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں اور ہم آپکے سامنے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں پھر وہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے یہ ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے پھر آپ نے فرمایا تم نے صحیح کیا اس کو تقسیم کر لو ا. ر اپنے حصوں کے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا پھر نبی کریم ہنسے

(ص ۳۰۴ ۔ ابخاری شریف)

دلیل دوم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت ایک چشمے کے پاس سے گذری وہاں ایک شخص کو سانپ نے ڈسا ہوا تھا صحابہ کرام کے پاس چشمے والوں کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا تم میں کوئی شخص دم کرنے والا ہے کیونکہ ایک آدمی کو چشمے میں سانپ نے ڈس لیا ہے تب ایک صحابی گئے اور انہوں نے چند بکریوں کے عوض سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے اصحاب کے پاس آ گئے صحابہ نے اس عمل کو ناپسند کیا اور کہا تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں سے زیادہ اجرت کی مستحق کتاب اللہ ہے۔

(ص ۸۵۴ ۔ ۲ بخاری)

ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن مجید پر اجرت لینے کو نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ سب سے زیادہ حقدار قرار دیا ہے لہٰذا تعلیم قرآن پر بھی اجرت لینا جائز ہے کیونکہ اگرچہ یہ واقعہ دم کرنے کا تھا لیکن الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے۔

دلیل سوم یہ ہے کہ خلفائے راشدین پانچوں وقت کی نمازیں پڑھاتے تھے نماز جنازہ اور جمعہ پڑھاتے تھے فتاویٰ جاری کرتے تھے قرآن کی تفسیر اور حدیث کی شرح بیان کرتے تھے مسلمانوں کے دینی معاملات کا انتظام کرتے تھے جہاد کے لئے لشکر روانہ کرتے تھے اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتے حدود تعزیرات کو جاری کرتے قاضیوں کا عزل و نصب کرتے اور دیگر اسلامی شہروں میں امراء اور احکام کا تقرر کرتے اور ان تمام عبادات اور دینی امور انجام دینے پر خود بھی بیت المال سے وظائف لیتے تھے اور امراء حکام اور قاضیوں کو بھی وظائف دیتے تھے

اس سلسلے میں امام بخاری روایت کرتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ بن گئے تو انہوں نے فرمایا میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن اب میں مسلمانوں کے ملکی انتظام سنبھالنے میں مشغول ہو گیا ہوں تو اب ابوبکر کی اولاد اس مال سے کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کے دینی اور ملکی امور انجام دے گا۔

(ص ۲۷۸۔ ا بخاری شریف)

حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کو خلیفہ بنایا گیا تو صحابہ نے ان کے لئے دو ہزار مقرر کئے حضرت ابوبکر نے فرمایا اس میں اضافہ کرو کیونکہ میرے عیال ہیں اور تمہاری مصروفیات نے مجھے تجارت سے روک دیا ہے تب صحابہ نے پانچ سو کا اضافہ کر دیا۔

(ص ۱۸۵ - ۳ طبقات ابن سعد)

حضرت وضیع بن عطا بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں تین معلم بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور حضرت عمران میں سے ہر ایک کو ہر ماہ پندرہ ہزار دیتے تھے

(ص ۱۲۴ - ۶ سنن کبریٰ)

قوت روحانیہ کی خرابی - علماء نے لکھا ہے کہ پیر بننے کی پانچ شرئط ہیں -

ا - پیر صحیح العقیدہ ہو بد عقیدہ پیر نہیں ہو سکتا -

ب - پیر کو اتنا دینی علم ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے تلاش کر سکے -

ج - پیر اعلانیہ فسق و فجور کا مرتکب نہ ہوتا ہو -

د - پیر کسی کا خلیفہ مجاز ہو -

ن - پیر کا سلسلہ طریقت نبی کریم کی بارگاہ تک پہنچتا ہو وہ منقطع السلسلہ نہ ہو -

اس پر فتن اور مادی دور میں پیری مریدی کا سلسلہ ایک بازیچہ طفلاں تصور کر لیا گیا ہے ہندو پاک میں اکثریت ایسی پیروں کی ہے جو دینی تعلیم سے نابلد ہیں جہلاء کی بھر مار ہے پیری مریدی کا مقصد وحید حصول زر ہے تعویذ نویسی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے مریدوں کے ہاں دوروں کا سلسلہ بھی اسی لئے جاری رہتا ہے کہ

کرم کو شیاں ہیں ستم کاریاں ہیں
بس اک زر کی خاطر یہ تیاریاں ہیں

ایک ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ پیر کا بیٹا پیر ہونا چاہیئے چاہے اس میں اہلیت ہو یا نہ ہو عالم ہو یا نہ ہو بعض ایسے لوگ بھی پیر بن بیٹھتے ہیں جن کو کہیں سے خلافت نہیں ملی منقطع السلسلہ ہیں اعلانیہ طور پر صغائر و کبائر کی آدگیوں میں ملوث رہتے ہیں شریعت کی حدود کی پرواہ نہیں کرتے اور کئی ایسے بھی ہیں جو اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے علماء کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علماء کیا جانے طریقت کیا چیز ہے حالانکہ امام اعظم کا قول ہے کہ اگر عالم دین ولی نہیں تو دنیا میں کوئی بھی ولی نہیں -

جن پیروں کی مقصود [illegible] انہوں نے اپنا نام نہاد طریقت [illegible]

حصول زر کا ذریعہ بنایا ہوا ہے ان دنیا دار صوفیہ کے بارے یہی حضرت امام ربانی کا ارشاد ہے

"اس زمانے کے اکثر فقراء آسودہ حال اور کفایت کے میدان میں مقیم ہو چکے ہیں ان کی صحبت و مجالست زہر قاتل ہے ان سے اس طرح بھاگنا چاہئے جیسے شیر سے بھاگتے ہیں"
(مکتوب نمبر ۱۲۲ مکتوبات امام ربانی)

قوت دفاعیہ کی خرابی۔ ہر سیاسی جماعت کا آج کل ایک منشور ہوتا ہے خواہ وہ کرسی اقتدار پر براجمان ہو یا لیلائے اقتدار کی تلاش میں سیاسی میدان میں مصروف عمل ہو یہ بھی ظاہر ہے کہ جماعتوں کے اس قسم کے منشور کچھ ہوتے ہیں اور نشہ اقتدار سے بدمست ہو کر کیا کچھ کیا جاتا ہے سیاسی لیڈر ریفارمر اور مصلح کا روپ دھار کر آتے ہیں قوم کو خوب سبز باغ دکھاتے ہیں جب قوم ان کے دام تذویر میں پھنس جاتی ہے اور ان کو اپنا حاکم اعلیٰ بنا لیتی ہے تو پھر وہ کرسی اقتدار پر بیٹھ کر قوم سے کئے وعدے پس پشت ڈال دیتے ہیں غریب عوام کو مہنگائی ظلم و ستم معاشی بد حالی بے جا ٹیکسوں کی بھرمار قتل و غارت لوٹ مار چوری ڈکیتی نا انصافی رشوت اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس جیسی برائیوں سے دو چار کر دیتے ہیں

سوال نمبر ۹۳۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے شیر کا شکار کرنے کے لئے ایک کنواں کھودا چار آدمی اس کنویں کے قریب کھڑے تھے اچانک ایک آدمی کنویں میں گرا اس نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا وہ بھی گر پڑا اس نے تیسرے کا ہاتھ پکڑا وہ بھی گر پڑا اس نے چوتھے کا ہاتھ پکڑا وہ بھی کنویں میں گر پڑا اب ان چاروں کے ورثا کو کتنی کتنی دیت ملے گی؟

الجواب حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو

یمن کی طرف بھیجا وہاں چار آدمی ایک کنویں میں گر کر مر گئے تھے جو ایک شیر کے شکار کے لئے کھودا گیا تھا پہلے ایک گرا اس نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا وہ گرنے لگا اس نے تیسرے کا ہاتھ پکڑ لیا جب وہ گرنے لگا اس نے چوتھے کا ہاتھ پکڑ لیا اور چاروں اس کنویں میں گر گئے شیر نے آ کر ان سب کو زخمی کر دیا اور اسی کے زخم سے سب مر گئے ان کے ورثاء نے آپس میں جھگڑا کیا یہاں تک کہ قریب قتال کے نوبت پہنچ گئی حضرت علی نے کہا میں تمہارا تصفیہ کئے دیتا ہوں اگر تم اس سے راضی ہو گئے تو وہی فیصلہ ہے ورنہ میں تم کو لڑنے سے روکوں گا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس حاضر ہو کر اپنا فیصلہ کرواؤ آپ نے کنواں کھودنے والوں سے کہا چوتھا حصہ تیسرا حصہ نصف حصہ اور ایک پوری دیت جمع کرو پہلے کی چوتھا حصہ دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر تین آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور دوسرے کی تیسرا حصہ دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر دو آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور تیسرے کی نصف دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے ایک آدمی کو ہلاک کیا ہے اور چوتھے کی پوری دیت ہے وہ لوگ اس سے راضی نہ ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقام ابراہیم کے قریب ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ کروں گا اور چادر کو زانوں کے گرد لپیٹ کر بیٹھ گئے ان میں سے ایک آدمی نے حضرت علی کا فیصلہ سنایا آپ نے بھی اسی کو نافذ فرمایا

(ص ۵۲۵ ـ ۲ ازالتہ الخفاء) (ص ۱۱۸ ـ ۱۳ کنز العمال)

سوال نمبر ۹۴ ـ ایک آدمی کے پاس ایک خوبصورت کنیز ہے اس نے قسم کھائی کہ اگر میں اس کنیز کو فروخت کروں تو میری بیوی کو طلاق میرے سارے غلام آزاد اور میرا سارا مال صدقہ لیکن سلطان وقت نے اس سے کہا یہ کنیز مجھے ہبہ کر دو یا میرے ہاتھ فروخت کر دو اس آدمی نے انکار کر دیا سلطان نے کہا اگر تجھے ان دونوں باتوں سے انکار ہے تو میں تجھے قتل

کرتا ہوں بتاؤ کونسی ایسی صورت ہے کہ سلطان وقت اسے قتل نہ کرے اسے کنیز مل جائے اور اس آدمی کی قسم بھی نہ ٹوٹے؟

الجواب بشر بن ولید نے کہا کہ میں نے امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے سنا کہ گزشتہ رات جب میں سونے لگا تو کسی نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے چادر اوڑھی اور باہر دروازے پر آیا میں نے دیکھا کہ وہ ہرثمہ بن اعین ہے میں نے اسے سلام کیا اس نے کہا کہ امیر المومنین کی خدمت میں چلو میں نے اسے کہا اے ابا حاتم میں تجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں امیر المومنین نے مجھے ایسے وقت میں بلایا کہ مجھ پر خوف طاری ہو گیا ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تو اس معاملے کو کل تک ٹال دے اس نے کہا یہ بات میرے بس کی نہیں میں نے کہا میرے بلانے کا سبب کیا ہے اس نے کہا میرے پاس مسرور خادم آیا اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو امیر المومنین کے پاس لے کر آؤں میں نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں غسل کر کے خوشبو لگا لوں اگر کوئی نامناسب امر ہو گا تو میرے لئے (یہ غسل و خوشبو) مفید ہو گا اور اگر خدا تعالیٰ نے عافیت دی یہ چیزیں نقصان نہ دیں گی اس نے اجازت دے دی میں نے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگالی پھر ہم گھر سے نکل کر چلے حتی کہ امیر المومنین کے گھر پہنچے مسرور کھڑا تھا ہرثمہ نے اس سے کہا میں امام صاحب کو لے آیا ہوں میں نے مسرور سے کہا اے ابا ہاشم کیا تو جانتا ہے کہ ایسے وقت میں امیر المومنین نے مجھے کیوں طلب فرمایا ہے اس نے کہا مجھے اس بات کا علم نہیں میں نے اس سے پوچھا اس وقت امیر المومنین کے پاس اور کون ہے اس نے جواب دیا عیسیٰ بن جعفر میں نے پوچھا اور کوئی کہا اور کوئی نہیں ہے اس نے کہا جب تو صحن میں پہنچے تو اپنا پاؤں زور سے زمین پر مارنا امیر المومنین پاؤں کی آواز سن کر پوچھیں گے کون ہے تو بتا دینا کہ میں ابو یوسف ہوں میں نے ایسا ہی کیا امیر المومنین نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں یعقوب ہوں اس نے کہا آجاؤ میں جب اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ امیر المومنین تشریف فرما ہیں اور ان کے دائیں جانب عیسیٰ بن جعفر بیٹھا ہے میں نے سلام کیا تو امیر المومنین ہارون رشید

نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا میرا گمان ہے کہ ہم نے تجھے خوفزدہ کر دیا ہے میں نے کہا واللہ بات کچھ ایسی ہی ہے امیر المومنین نے مجھے بیٹھنے کو کہا میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ میرا خوف دور ہو گیا میری طرف امیر المومنین نے توجہ کی اور کہا اے یعقوب کیا تو جانتا ہے کہ ہم نے تجھے کیوں بلایا ہے میں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

امیر المومنین نے کہا اس (عیسیٰ بن جعفر) کے پاس ایک کنیز ہے میں نے اسے کہا ہے کہ یہ کنیز مجھے ہبہ کر دو اس نے انکار کیا میں نے کہا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو اس نے انکار کیا خدا کی قسم اگر یہ ایسا نہ کریگا تو میں اسے جزور قتل کر دوں گا امام ابو یوسف نے عیسیٰ بن جعفر کی طرف متوجہ ہو کر کہا تو کیوں انکار کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے کنیز دینے سے انکار کرتا ہے اس نے کہا آپ نے بات کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے اور میری مجبوری کو نہ جانا امام ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا بتاؤ حقیقت میں بات کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ اگر اس کنیز کو فروخت کروں تو میری بیوی کو طلاق غلام آزاد اور میرا مال صدقہ اس پر ہارون رشید میری طرف متوجہ ہوا اور کہا اس مسئلے کا کوئی حل ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا حل ہے میں نے عرض کی یہ عیسیٰ بن جعفر اس کنیز کو نصف ہبہ کر دے اور نصف فروحت کر دے عیسیٰ بن جعفر نے کہا کیا ایسا کرنا جائز ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے اس کنیز کا نصف امیر المومنین کو ہبہ کیا اور نصف فروخت کر دیا بعوض ایک لاکھ دینار کے پس عیسیٰ بن جعفر کنیز لے آئے اور امیر المومنین نے اسے مال دے دیا اس پر عیسیٰ نے کہا اے امیر المومنین آپ کو کنیز مبارک ہو امیر المومنین نے کہا اے یعقوب ایک چیز باقی رہ گئی میں نے عرض کی وہ کیا کہا یہ لونڈی ہے اور اس کا استبراء ضروری ہے اور اگر آج رات یہ مجھے نہیں ملتی تو میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا میں نے عرض کی یا امیر المومنین اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیں کیونکہ آزاد عورت کے استبراء کی ضرورت نہیں امیر المومنین نے کہا میں نے اسے آزاد کیا اب میرے ساتھ اس کی شادی کون کریگا میں نے کہا میں کروں گا میں نے مسرور اور حسین دونوں کی موجودگی میں خطبہ نکاح پڑھا اور بیس ہزار دینار مہر کے بدلے

اس کا نکاح امیر المومنین ہارون رشید کے ساتھ کر دیا مہر لایا گیا اور اس عورت کے حوالے کر دیا گیا پھر امیر المومنین نے مجھے کہا اب آپ تشریف لے جائیں اور پھر مسرور سے کہا اے مسرور اس نے کہا امیر المومنین میں حاضر ہوں فرمایا یعقوب کو دو لاکھ درہم اور بیس تھان کپڑے کے دے دو مسرور ان چیزوں کو اٹھا کر میرے ساتھ میرے گھر تک آیا بشر بن ولید امام ابو یوسف کی طرف متوجہ ہوا اور کہا جو آپ نے کیا اس میں کوئی حروج تو نہیں میں (ابو یوسف) نے کہا نہیں پھر امام ابو یوسف نے کہا اس میں سے اپنا حق لے لو بشر نے کہا میرا کیا حق ہے کہا دسواں حصہ اس پر بشر نے شکریہ ادا کیا اور اٹھ کر جانے لگا تو ایک بڑھیا آ گئی اس نے کہا اے یعقوب تیری بیٹی (امیر المومنین کے نکاح میں آنے والی لڑکی) نے تجھے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ بخدا آج رات مجھے وہی مال ملا ہے جو میرا مہر باندھا گیا میں اس سے آدھا آپ کو بھیج رہی ہوں اور آدھا میں نے اپنی حاجت کے لئے رکھ لیا ہے امام ابو یوسف نے اس بڑھیا سے فرمایا اسے واپس لے جاؤ خدا کی قسم میں اس مال کو قبول نہ کروں گا میں نے اس لڑکی کو غلامی کی زندگی سے نکال کر امیر المومنین کی زوجیت میں دیا اور وہ مجھ سے راضی ہو گئی لڑکی کے بار بار اصرار کی وجہ سے آپ کو ایک ہزار دینار لینے پڑے

(ص ۲۵۰ ۔ ۱۴ تاریخ بغداد) (ص ۱۲۹ ۔ ۲ مناقب للموفق)

سوال نمبر ۹۵ ۔ کعبہ کے گرد کتنے نبیوں کی قبریں ہیں؟

الجواب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر نبیوں کی قبریں ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رکن یمانی سے لیکر آب زمزم کے کنویں تک ننانوے انبیاء کی قبریں ہیں اور کعبہ کے ارد گرد تین سو نبیوں کی قبریں ہیں جب کسی نبی کی قوم اس کی تکذیب کرتی تو وہ مکہ میں آجاتا اور یہیں پر اپنی باقی زندگی خدا کی عبادت میں گزار دیتا اور وفات پر کعبہ کے گرد دفن کر دیا جاتا۔

(ص ۱۸۳۔ انسان العیون)

سوال نمبر۹۶۔ وہ کون سے تین طرح کے آدمی ہیں جن کی طرف دیکھ کر قیامت کے دن خدا مسکرائے گا

الجواب حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔

ثلاثة یضحک اللّٰہ یوم القیامة الیهم

الرجل اذا قام من اللیل یصلی

والقو اذا صفوا للصلوة

والقوم اذا مفوا لقتال العدو

ترجمہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کی طرف دیکھ کر مسکرائے گا

وہ آدمی جو رات کو بیدار ہو کر نماز (تہجد) پڑھتا ہے

وہ لوگ جو نماز کے لئے صف بندی کرتے ہیں

وہ لوگ جو جہاد کے صف بندی کرتے ہیں

(۲۸۵۔ ۲ مسند ابی یعلیٰ)

سوال نمبر۹۷۔ سمندر میں نمک کیوں ہے؟

الجواب سمندر میں نمک کیوں ہے یہ سوال علمائے طبیعی کے ہاں صدیوں زیر بحث رہا ایک مغربی سکالر نے اس کی دلچسپ وجہ بیان کی ہے نمک میں خاصیت ہے کہ وہ گوشت کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے قدیم مصری اقوام اپنے فرمانرواؤں کی لاشوں کو نمک لگا دیا کرتے تھے تاکہ قبروں میں گل سڑ نہ جائیں ہم اپنے گھروں میں بھی آئے دن رات کے

گوشت کو صبح تک محفوظ رکھنے کے لئے نمک لگا دیا کرتے ہیں چونکہ سمندر میں ہر روز کروڑوں مچھلیوں اور آبی جانوروں کی موت واقع ہوتی رہتی ہے اور ایام جنگ میں لاکھوں انسان سمندر کی بھینٹ چڑھتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے سمندر کو تعفن سے محفوظ رکھنے کے لئے نمک کی کثیر مقدار پانی میں شامل کر دی اگر خشکی کے کسی جانور کو پانی میں پھینک دیا جائے تو وہ گل سڑ جاتا ہے قدرت کا کمال ملاحظہ فرمائیے کہ سمندر میں کروڑہا آبی جانور ہیں وہ گلتے سڑتے نہیں بلکہ ہروقت تازہ رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تخلیقی کمال کی طرف یوں متوجہ فرمایا ہے

ومن کل تاکلون لحما طریا اور تم سمندروں سے تازہ گوشت حاصل کرتے ہو

سوال نمبر ۹۸ ۔ وہ ایک بتاؤ جس کا دوسرا نہ ہو اور وہ دو بتاؤ جن کا تیسرا نہ ہو وہ تین جن کا چوتھا نہ ہو اور وہ چار جن کا پانچواں نہ ہو اور وہ پانچ جن کا چھٹا نہ ہو اور وہ چھ جن کا ساتواں نہ ہو اور وہ سات جن کا آٹھواں نہ ہو اور وہ آٹھ جن کا نواں نہ ہو اور وہ نو جن کا دسواں نہ ہو اور وہ دس جن کا گیارواں نہ ہو اور وہ گیارہ جن کا بارہواں نہ ہو اور وہ بارہ جن کا تیرواں نہ ہو اور وہ تیرہ جن کا چودھواں اور وہ چودہ جن کا پندرھواں نہ ہو ؟

الجواب وہ ایک جس کا دوسرا نہیں وہ اللہ تعالیٰ وحد لا شریک ہے اور وہ دو جن کا تیسرا نہیں وہ رات اور دن ہے خدا فرماتا ہے **وجعلنا اللیل و النھار آیتین** اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا اور وہ تین جن کا چوتھا نہیں وہ عرش کرسی اور قلم ہیں اور وہ چار جن کا پانچواں نہیں وہ چار بڑی کتابیں تورات انجیل زبور اور قرآن ہیں اور پانچ جن کا چھٹا نہ ہو وہ پانچ فرض نمازیں اور وہ چھ جن کا ساتوں نہ ہو وہ چھ دن میں جن میں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے خدا فرماتا ہے

ولقد خلقنا السموات والاض وما بینھما فی ستہ ایام

ترجمہ اور البتہ تحقیق ہم نے زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو چھ دن میں پیدا کیا

اور وہ سات جن کا آٹھواں نہ ہو وہ سات آسمان ہیں خدا فرماتا ہے

الذی خلق سبع سموات طباق

ترجمہ خدا وہ ہے جس نے اوپر تلے سے سات آسمان پیدا کئے اور وہ آٹھ جن کا نواں نہ ہو وہ عرش بریں کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں ارشاد ہوتا ہے

و یحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیہ

ترجمہ اس دن تیرے رب کے عرش کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہونگے اور وہ نو جن کا دسواں نہ ہو وہ بنی اسرائیل کے نو فسادی شخص تھے خدا فرماتا ہے

وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون

ترجمہ اور شہر میں نو تھے جو فساد کرتے تھے اصلاح نہ کرتے تھے اور وہ دس جن کا گیارھواں نہ ہو وہ متمتع کے دس روزے ہیں جب اس کو قربانی کی طاقت نہ ہو خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فصیام ثلاثۃ ایام فی الحج و سبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ

ترجمہ پس حج کے دنوں میں تین روزے اور سات جب تم واپس آؤ یہ پورے دس ہیں اور وہ گیارہ جن کا بارھواں نہ ہو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا

انی رایت احد عشر کوکبا

ترجمہ میں نے گیارہ ستارے دیکھے ہیں اور وہ بارہ جن کا تیرھواں نہ ہو وہ سال کے بارہ مہینے ہیں خدا فرماتا ہے

ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ

ترجمہ اللہ کی کتاب میں اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے اور وہ تیرہ جن کا چودھواں نہ ہو وہ یوسف علیہ السلام کا خواب ہے خدا فرماتا ہے

انی رایت احد عشر کوکبا والشمش والقمر رایتھم لی ساجدین

ترجمہ میں نے گیارہ ستاروں سورج اور چاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں اور وہ چودہ جن کا پندرھواں نہ ہو سات آسمان اور سات زمیں ہیں

(ص ۱۱۱ روض الریاحین)

سوال نمبر۹۹۔ وحی کی کتنی اقسام ہیں؟

الجواب= حق تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں رکھی ہیں ایک قوت ملکیہ روحانیہ دوسری قوت **بھیمیہ** جسمانیہ قوت **بھیمیہ** کے امراض زائل کرنے کے لئے اطباء اور حکماء کو پیدا فرمایا اور قوت ملکیہ کی تربیت اور علاج کے لئے ایسے حضرات کو مبعوث فرمایا کہ جو بظاہر صورت جسمانیہ کے اعتبار سے بشر ہوں اور باعتبار قوت ملکیہ اور کمالات روحانیہ کے ملائکہ سے بھی بڑھ کر ان حضرات کی قوت جسمانیہ قوت ملکیہ کی ہر طرح سے محکوم اور غلام ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے اور اس کو معصیت کی طرف بلاتا ہے لیکن میرا شیطان مطیع ہو گیا ہے میری قوت **بھیمیہ** قوت ملکیہ روحانیہ کی فرمانبردار رہتی ہے

یہ حضرات کسی وقت بشریت سے **منسلخ** ہو کر ملاء اعلیٰ میں پہنچ جاتے ہیں اور اس حالت میں جو کچھ ملاء اعلیٰ سے علوم القا ہوتے ہیں اس کو وحی کہتے ہیں اور اس انسلاخی حالت ختم ہو جانے کے بعد ان علوم کو لے کر بندگان خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور وحی کی حسب ذیل سات اقسام ہیں

نمبر۱۔ مکالمہ الٰہی بلاواسطہ

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج کی رات اس وحی سے سرفراز فرمائے گئے خدا فرماتا ہے فاوحی الی عبدہ ما اوحی ترجمہ اپنے بندے کی طرف وحی بھیجی

جو کچھ بھیجی حضرت عبد الرحمٰن بن عائشہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا
رایت ربی عز و جل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملا الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السموت وما فی الارض

(ص ۶۹ ۔ مشکوۃ)

ترجمہ میں نے اپنے رب عز و جل کو اچھی صورت میں دیکھا رب نے مجھ سے فرمایا کہ ملائکہ مقربین کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے عرض کی مولا تو ہی بہتر جانتا ہے حضور نے فرمایا پھر میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا میں نے اس کے وصول فیض کی سردی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی پس مجھے ان تمام چیزوں کا علم ہو گیا جو کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہیں۔

نمبر۲۔ تمثل یعنی فرشتے کا کسی شکل میں متشکل ہو کر آنا

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا**
ترجمہ تو ہم نے جبریل کو مریم کی طرف بھیجا تو وہ تندرست بشر کی شکل میں متمثل ہو کر ان کے پاس آیا

حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حضور حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت کالے تھے اس پر سفر کا کوئی اثر نمایاں نہ تھا ہم میں سے کسی نے اس کو نہ پہچانا یہاں تک کہ وہ حضور علیہ السلام کے آگے دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا پھر کچھ مسائل دریافت کر کے چلا گیا بعد میں نبی کریم نے فرمایا یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔
(مشکوۃ کی پہلی حدیث)

نمبر۳۔ تکلم الٰہی پردہ کے پیچھے سے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وکلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا

نمبر۴۔ صلصلۃ الجرس (گھنٹی کی مثل آواز آنا)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی کبھی میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی پھر وہ مجھ سے جدا ہو جاتی ہے دراں حالیکہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

(بخاری شریف۔ ص ۲۔۱)

ام المومنین فرماتی ہیں نزول وحی کی کیفیت جب ختم ہو جاتی تو سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ کی پیشانی پر پسینہ آجاتا۔

(بخاری شریف ص ۲۔۱)

نمبر۵۔ رویائے صالحہ یعنی سچے خواب

حضرت ابراہیم نے فرمایا

یا بنی انی اری فی المنام انی اذ بحک فانظر ما ذا تری قال یا ابت افعل ما تومر ستجدنی انشاء اللّٰہ من الصابرین

ترجمہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے عرض کی اے میرے باپ جس کام کا آپ کو حکم ہوا ہے کر دیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ اس آیہ کریمہ میں غور فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ وہ کام کر دیجئے جس کا آپ کو حکم ہوا ہے معلوم ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس حقیقت کو جانتے تھے کہ پیغمبر کا خواب بھی حکم الٰہی ہوتا ہے اور حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے بھی اس کے حکم الٰہی ہونے میں کس قسم کے شک و شبہ کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی بلکہ اس کی تعمیل اسی طرح ضروری سمجھی جس طرح اس حکم کی سمجھتے جو عالم بیداری میں انہیں خدا کی طرف سے ملتا تھا یہی حال دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ہے اسی لئے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

رؤیا الانبیاء وحی

ترجمہ۔ انبیائے کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں (ترمذی شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے

اول ما بدی بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح

(ص ۶۔ ابخاری شریف)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیک خوابوں کے ذریعے سے ہوئی ہے پس جو خواب بھی آپ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا

نمبر۶۔ تفہیم غیبی

من جانب اللہ کسی کی نظر اور فکر میں ایسی برکت کا آجانا کہ اس کی قوت نظریہ کو کشاں کشاں صواب اور رشد کی طرف لے جائے اس کا نام تفہیم غیبی اور تفہیم الٰہی ہے

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

و داؤد و سلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیہ غنم القوم وکنا لحکمھم شاھدین ففھمنا سلیمان

ترجمہ۔ اور جبکہ حضرت داؤد اور سلیمان اس کھیتی کا فیصلہ کرنے لگے جس کو قوم کی بکریاں رات میں روند گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے پس وہ فیصلہ ہم نے سلیمان کو سمجھا دیا حضرت فاروق اعظمؓ نے عبد اللہ بن عباس اور دیگر بدری صحابہ سے **اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح** کی تفسیر دریافت فرمائی تو صرف عبد اللہ بن عباس نے فرمایا

میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو وفات کی خبر دی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ تمہاری وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے اور حضرت عمر نے عبد اللہ بن عباس کی اس معنی پر موافقت کی اور یہ معنی دوسرے صحابہ پر مخفی رہے حالانکہ عبد اللہ بن عباس سب سے کم عمر تھے اور ظاہر آیت میں کوئی اشارہ وفات کی جانب نہیں اگر تفہیم الٰہی نہ ہوتی تو یہ مطلب سمجھ نہ آتا

(ص ۵۵۷۔ ۲ الاتقان)(مدارج السالکین ص ۲۲۔ ۱)

نمبر ۷۔ الہام

جو علم کہ قلب میں بغیر کسی اکتساب اور استدلال کے حق تعالیٰ شانہ یا ملاء اعلیٰ کی جانب سے القاء ہو اس کو الہام کہتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

فالھمھا فجورھا وتقواھا

ترجمہ پھر اللہ نے اس کے فجور اور تقویٰ کا اس کا الہام فرمایا

شیخ عبد الوہاب شعرانی نے فرمایا کہ تقویٰ کا الہام اس لئے فرمایا کہ نفس اس پر عمل کرے اور فجور کا الہام اس لئے فرمایا کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

ایک اور مقام پر خدا نے فرمایا

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعنتہ

ترجمہ اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو یہ الہام کیا کہ ان کو دودھ پلاؤ

الہام کی مختلف صورتیں ہیں

علم لدنی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ من جانب اللہ براہ راست قلب پر القاء ہوتا ہے اس کو علم لدنی کہتے ہیں خدا فرماتا ہے **وعلمناہ من لدنا علما**

ترجمہ اور ہم نے اسے اپنے ہاں سے علم دیا

القاء فی القلب کبھی فرشتے کے ذریعے سے کوئی چیز قلب میں القاء کی جاتی ہے اس کو القاء فی القلب کہتے ہیں جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

ان روح القدس نفث فی روعی لن تموت نفس حتی تستکمل رزقها

ترجمہ جبریل نے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک ہرگز نہ مرے گا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ لے لے

(ص ۱۶۶۔ ۸ طبرانی کبیر)

فرشتے کا متمثل ہو کر آنا اور کبھی ایسا ہوتا کہ فرشتہ متمثل بشکل بشر ہو کر شفاہا اور عیاناً کلام کرتا ہے خدا فرماتا ہے

و اذ قالت الملائکه یا مریم ان اللّٰه اصطفاق و طهرک و اصطفک علی نساء العالمین

ترجمہ اور جس وقت کے فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ نے تجھ کو پسند کیا اور تجھ کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر تجھے فضیلت دی۔

ابو عمر بن عبد البر نے کہا کہ

کان عمر ان بن حصین من فضلاء الصحابه و فقها ئهم یقول عنه اهل البصرة انه کان یری الحفظة وکانت تکلمه حتی اکتوی

ترجمہ عمران بن حصین بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور فقہاء صحابہ میں سے تھے اہل بصرہ خود حضرت عمران بن حصین سے ناقل ہیں کہ وہ کراما کاتبین کو دیکھا کرتے تھے اور ان سے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ داغ لیا

امام غزالی نے فرمایا دل کے دو دروازے ہیں ایک عالم ملکوت کی طرف دوسرا دنیا کی طرف ظاہری علوم ظاہری دروازے یعنی حواس خمسہ سے دل میں داخل ہوتے ہیں۔ اور عالم ملکوت اور ملاء اعلیٰ کے علوم باطنی دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔

ایک اور مقام پر امام غزالی نے فرمایا حوض میں پانی لانے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ

نہروغیرہ سے پانی لایا جائے دوم یہ کہ اسی حوض کو کھود کر اور اس کو آلات سے صاف کر کے اسی میں کوئی چشمہ جاری کر دیا جائے اور یہ پانی بہ نسبت نہر کے پانی کے نہایت صاف اور شریں اور لذیذ ہو گا اسی طرح قلب بھی بمنزلہ حوض کے ہے کبھی علم اس میں حواس خمسہ کی نہر سے لایا جاتا ہے اور کبھی بذریعہ خلوت وعزلت مجاہدہ و ریاضت قلب کو کھود کر صاف کر دیا جاتا ہے اس وقت خود اندرون قلب ہی سے علم کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں اور تحصیل علوم میں حواس ظاہرہ کی ضرورت نہیں رہتی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا

من اخلص للّٰہ اربعین صباحا اظھر اللّٰہ تعالیٰ ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ

ترجمہ جو چالیس روز اخلاص کے ساتھ عبادت کرلے اللہ تعالیٰ علم و حکمت کے چشمے اس کے قلب سے اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

(ص ۳۷ رسالہ لدنیہ)

شیخ اکبر قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ وحی الہام کبھی بذریعہ کتابت بھی ہوتی ہے کہ من جانب اللہ کوئی لکھی ہوئی شے عطا ہوتی ہے اس کتابت کے من جانب اللہ ہونے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ہر جانب سے پڑھی جاتی ہے۔

چنانچہ میں نے بیت اللہ میں ایک فقیر کو دیکھا کہ مطاف میں اس پر ایک لکھا ہوا ورق اترا جس میں اس فقیر کے متعلق یہ لکھا تھا کہ تو جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے اس ورق کی عجیب شان تھی وہ یہ کہ جس جانب اس ورق کو پلٹا جاتا تھا کتابت بھی اسی جانب پلٹ جاتی تھی۔

شیخ ابن عربی فرماتے ایک مسکین عورت میرے تلامذہ میں سے تھی اس نے ایک مرتبہ حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا حق تعالیٰ نے اس کو ایک ورقہ عطا فرمایا وہ ورقہ اس کے ہاتھ میں تھا مٹھی بند تھی کسی طرح کھلتی نہ تھی میں نے اس سے یہ کہا کہ تو اپنے دل میں یہ نیت کر کہ اگر حق تعالیٰ اس کو کھول دے تو فوراً اس کو نگل جاؤں گی اس نے یہ نیت کی اور ہاتھ کو منہ کے قریب کیا قریب کرتے ہی ہاتھ کھل گیا اور جبراً و قہراً وہ ورق خود بخود منہ

میں داخل ہو گیا لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کو یہ کس طرح معلوم ہوا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو الہام فرمایا کہ ہماری مرضی یہ ہے کہ اس ورق کے مضمون پر کوئی مطلع نہ ہونے پائے

(ص ۸۳۔ ۲ الیواقیت و الجواہر)

سوال نمبر ۱۰۰۔ اگر کسی عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو جائے اور وہ چار سال انتظار کرنے کے بعد دوسرے شخص سے شادی کر لے اور بعد میں پہلا خاوند بھی آ جائے تو عورت کس خاوند کے ساتھ رہے گی؟

الجواب ابو ملیح بن اسامہ کہتے ہیں ایک عورت بنیھمہ بنت عمر شیبانیہ نے مجھ سے بیان کیا ایک غزوہ میں اس کا خاوند مفقود الخبر ہو گیا پتہ نہیں چلتا تھا مر گیا ہے یا زندہ ہے وہ عورت چار برس تک انتظار کرتی رہی اس کے بعد اس نے دوسری جگہ نکاح کر لیا بعد میں پہلا خاوند بھی پہنچ گیا تنازعہ رونما ہو گیا اس عورت نے کہا فیصلہ کرانے کے لئے میرے دونوں خاوند حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے ان ایام میں حضرت عثمان غنی باغیوں کی وجہ سے محصور تھے زوجین نے اپنا مسئلہ پیش کیا حضرت عثمان نے کہا ان حالات میں دریافت کرتے ہو انہوں نے عرض کی یہ واقعہ پیش آ گیا ہے اس کا فیصلہ ضروری ہے حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ پہلے خاوند کو دو صورتوں میں سے ایک اختیار کرنی ہو گی یا تو عورت کو اختیار کر لے یا اپنا مہر لے کچھ دن گزرے تو حضرت عثمان شہید کر دئے گئے پھر دونوں خاوند کوفہ میں حضرت علی کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اور حضرت علی سے فیصلہ طلب کیا انہوں نے بھی فرمایا ان پریشان کن حالات میں دریافت کرتے ہو جواب میں دونوں نے عذر خواہی کرتے ہوئے فیصلہ کے لئے اصرار کیا اور حضرت عثمان کا سابقہ فیصلہ بھی سنایا اس وقت حضرت علی نے فرمایا اس مقدمہ کے متعلق میرا بھی وہی فیصلہ ہے جو عثمان نے دیا میری وہی رائے ہے جو حضرت عثمان نے قائم کی تو پہلے خاوند نے مہر واپس لینا

پسند کیا بنیھمہ کہتی ہے مہر چار ہزار درہم تھا مہر ادا کرنے میں میں نے دو ہزار دے کر دوسرے خاوند کی اعانت کی

(ص ۸۸ ۔ ۷ مصنف عبد الرزاق)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں ایک انصاری رات کو گھر سے نکلا اس کو جن اٹھا کر لے گئے مدت مدید تک غائب رہے اس کی بیوی حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میرا خاوند مدت سے غائب ہے حضرت فاروق اعظم چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا اس نے چار سال گزارے اور پھر آپ کے پاس آئی آپ نے اسے دوسرا نکاح کرنے کا حکم دیا اس نے عقد ثانی کر لیا بعد میں اس کا پہلا خاوند بھی آ گیا وہ خاوند حضرت عمر کے پاس آیا اور آ کر اپنے واپس آنے کی خبر دی فاروق اعظم ناراض ہوئے اور فرمایا اپنی اہلیہ سے اتنے عرصے تک غائب رہے ہو عرض کی یا امیر المومنین جلدی نہ کیجئے واقعہ یہ ہے کہ ایک رات میں گھر سے نکلا تو مجھے جن نے قید کر لیا اتنا عرصہ میں اس کے ہاں رہا بعد ازاں مسلمان جنوں نے کفار جنوں سے جنگ کی جب مسلمان جنوں نے مجھے دیکھا تو پوچھا تو کون ہے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تو اپنے شہر کو واپس جانا چاہتا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے میرے ساتھ کچھ جن بھیجے رات کے وقت وہ مجھے مرد کھائی دیتے دن کے وقت آندھی کی شکل میں مجھے اٹھاتے فاروق اعظم نے فرمایا یا عورت کو اختیار کر لو یا مہر کو اس نے عورت کو اختیار کیا فاروق اعظم نے اس عورت اور اس کے دوسرے خاوند میں تفریق کر دی

(ص ۱۲۰۱ ۔ ا سنن سعید بن منصور)

از: استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی مدظلہ

حصہ اوّل

تخلیقِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، والدین کریمین کا اسلام، ولادت با سعادت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل وخصائل، حلیہ مبارک اور اخلاقِ حسنہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچپن اور عہد شباب، مکہ میں دعوت وتبلیغ کا آغاز اور کفار و مشرکین کے مظالم، واقعہ معراج کی شان وعظمت اور حکمت وفلسفہ، مدینہ میں اسلام کی اشاعت۔ ہجرت، مواخات اور تعمیر مسجد نبوی

حصہ سوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان پرور معجزات، عقیدہ ختم نبوت اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق شفاعت قرآن وحدیث کی روشنی میں آیاتِ متشابہات سے شبہات کا ازالہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرضِ وصال

حصہ چہارم

فضائل اہل بیت، سیدۃ کائنات، ازواج مطہرات، حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے تفصیلی حالات اور فضائل ومناقب، یزید کے احوال و واقعہ کربلا کا مفصل بیان

حصہ پنجم

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی سیدنا مولا علی اور سیدنا امیر معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالاتِ زندگی اور فضائل ومناقب کا بیان

حصہ ششم

اولیاء کرام کی شان وعظمت قرآن وحدیث کی روشنی میں، امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی، رتبہ علم وولایت، اخلاق اور کرامات وفضائل کا بیان

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد